www.urduchannel.in

اردو میں
یورپی الفاظ کا
لسانیاتی مطالعہ

محمد بن عمر۔ایم۔اے

اردو چینل
www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

اردو میں

یورپی الفاظ

کا

لسانیاتی مطالعہ

محمد بن عمر ایم اے

لکچرار جامعہ عثمانیہ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

جملہ حقوق محفوظ

دخیل یورپی الفاظ

کی

تشکیلات — صوتیات
اور
معنیات

(از)

محمد بن عمر۔ ایم۔ اے
لکچرار جامعہ عثمانیہ

۱۹۵۵ء

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے سکۂ ہند

ملنے کا پتہ:۔ کتاب خانہ عابد روڈ حیدرآباد دکن

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

فہرست

(۱) مقدمہ ۵

(۲) دخیل یورپی الفاظ کی تشکیلیات ۱۷

(۳) دخیل یورپی الفاظ کی ارتقائی صوتیات ۳۳

(۴) دخیل یورپی الفاظ کی معنیات ۶۸

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اردو میں یورپی الفاظ کا لسانیاتی مطالعہ

مقدمہ

عضوی اور جسمانی حرکتوں اور اشاروں کے توسط سے بعض اوقات انسان اپنے ما فی الضمیر کو ظاہر کرتا ہے لیکن زیادہ تر وہ قوت گویائی کے ذریعہ خیالات، احساسات اور مطالب دوسروں تک قابل فہم انداز میں پہنچاتا ہے اور تحریر کے ذریعہ اپنے تصورات تفکرات، جذبات اور دل کی باتوں کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کرتا ہے۔ یہ اسکی زبان کا جادو ہے جو اسے کائنات کی دوسری مخلوق سے ممتاز اور ممیز کرتا ہے۔

زبان کے آغاز کے متعلق بعض علماء کا خیال ہے کہ وہ بنی بنائی حالت میں آسمان سے اتاری گئی۔ بعض کا خیال ہے کہ آدم وحوّا کو چونکہ قوت نطق ودلیعت کی گئی تھی اس لئے یہ انسان کا ورثہ ہے جو اسے نسلاً بعد نسلٍ ملتا رہا ہے۔ چونکہ انسان حیوان ناطق ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اس لئے ایک خاص فطری صلاحیت کی وجہ سے وہ پیدائش ہی سے بولنے کی سعی کرنے لگتا ہے۔ بعض لوگوں نے عبرانی، بعض نے چینی، بعض نے سنسکرت کو نسل آدم کی ابتدائی زبان قرار دیا۔ لیکن ان تمام نظریوں سے زبان کے آغاز اور ماہیت پر کوئی روشنی نہیں پڑتی۔ موجودہ زمانے کی لسانی تحقیقات نے ان تمام نظریوں کو باطل قرار دیا ہے۔ زبان انسان کی ایجاد ہے دیوتاؤں کی نہیں۔ وہی اس کے آغاز، ارتقاء اور تشکیل کا ذمہ دار ہے۔

زمین پر زندگی کے آغاز کے موقع پر ما قبل تاریخ کے قدیم ترین انسان نے پہلے پہل اپنے ہاتھ، پیر، جیب، ہونٹوں، آنکھ، چہرہ، منہ اور دوسرے اعضاء کے اشاروں کے ذریعہ اپنا مطلب بیان کیا ہوگا۔ بعد میں اس نے اپنے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے منہ کے اندر کے نظام نطق سے پیدا ہونے والی آوازوں سے کام لیا ہوگا۔ اس نظریہ کے تحت زبان کی ابتداء کا سہرا "اشاروں کی زبان" کے سر ہے نہ کہ منہ سے نکلنے والی آوازوں کے۔ اس کے برخلاف پروفیسر

---

(1) (a) Human Speech P. 174. Sir Richard Paget.

(b) The Nature & Origin of Language. P. 11. Chapter I. Stuart Robertson.

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اسپرسن[1] نے زبان کے ابتدائی ماخذوں کا جائزہ لیتے وقت حرکات و سکنات اور اشاروں پر منہ سے نکلنے والی آوازوں کو ترجیح دی ہے۔ انکے خیال میں محبت، فتح یا موت کے موقعوں پر انسان کی زبان سے بے ساختہ آوازیں نکلی ہونگی۔ جذبات محبت، خوشی و رنج کے مواقع سے پیدا ہونے والی آوازوں کے مفہوم بھی متعین ہوئے ہونگے۔ اس طرح آواز اور مفہوم کے تعین سے بعض آوازیں خاص خاص معنوں میں استعمال کی جانے لگیں۔ اور یہی آوازیں الفاظ کی شکل میں زبان کا جز بن چکیں۔ اس طرح زبان کسی مفہوم، تصور، تخیل، جذبے، حس اور آواز کے اشتراک کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔

زبان کی ابتدا کے متعلق چار نظریئے ہیں[2]:۔

(ا) پہلا صوتی (Bow-wow theory) نظریہ ہے۔ نسل انسانی کی ابتدائی زبان کے الفاظ کا جانوروں کی آوازوں پر مشتمل ہونا قرین قیاس ہے۔ آوازوں کی بناء پر حیوانوں کے نام دیئے گئے ہونگے۔ مثلاً کوکو کی آواز لگانے والے پرندے کے لئے انگریزی میں ککو (Cuckow) کا لفظ، میاؤں میاؤں کرنے والی بلی کے لئے چینی میں (miaou) کا لفظ، کائیں کائیں کرنے والے سیاہ پرندے کے لئے اردو میں کوّے کا

(1) Language. P.P. 412—422

(2) (a) Herder (b) Max Muller

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

لفظ رائج ہوا۔ لیکن اس نظریئے سے صرف چند الفاظ کے آغاز کی توجیح ہوتی ہے۔

(ب) مختلف انسانی جذبات اور احساسات کو ظاہر کرنے بعض آوازیں مخصوص ہو گئی ہیں۔ مثلاً خوشی کے اظہار کے لئے واہ واہ اور گہرے رنج و غم کے لئے ہا ہا یا آہ آہ جیسی آوازیں لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ خوشی و مسرّت، رنج و غم کے الفاظ ہر قوم میں ایک ہی نہیں ہیں۔ اس لئے اس نظریئے (Pooh-Pooh theory) کی رو سے وجود میں آنے والے لفظوں کی تعداد اور بھی کم ہو جاتی ہے۔

(ج) بعض خاص اشیاء کے تعلق سے انسان کے نظام گویائی پر اثرات مرتب ہونے سے بعض مخصوص آوازیں پیدا ہوئیں اور یہی آوازیں الفاظ کا جامہ پہن لیتی ہیں۔ مثلاً ایک قسم کے ناچ اور باجوں کے ادغام کو انگریزی میں جاز (jaz) سے اور آسمان پر ستاروں کی جھلملاہٹ کو فارسی اور اردو میں جھل مل سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس کو ڈنگ ڈانگ (Ding Dong theory) نظریہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس نظریہ سے بھی صرف چند الفاظ کی توجیح ہوتی ہے۔

(د) جب لوگ بھاری وزن اُٹھاتے یا ڈھکیلتے ہیں تو انکی سانس پھول جاتی ہے اور ایسے وقت چند آوازیں ان کے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

منہ سے نکلتی ہیں۔ یہ آوازیں "ہائی ہو" کے مماثل ہوتی ہیں۔ الفاظ کی اس طرح پیدائیش کے نظریہ کو یو۔ ہی۔ ہو (Yo-he -ho) کے نظریہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ لیکن اس نظریہ سے بھی ہر زبان کے صرف چند لفظوں کی تشکیل کی وجہ معلوم ہو سکتی ہے۔ بلکہ ان چاروں نظریوں سے کسی زبان کے ابتدائی الفاظ کی ایک نہایت قلیل تعداد کی توجیح ہو سکتی ہے۔ ابھی ہر زبان کے ایسے ہزاروں لفظ باقی ہیں جن کی ابتداء پرلاعلمی کے تاریک اور دبیز پردے پڑے ہوئے ہیں۔

زبان کے کئی شعبے ہیں۔ اور ہر شعبہ پر آج کل لسانیات کے عالم تحقیقات میں مصروف ہیں۔ وہ تمام امور جن کا تعلق کسی زبان کی صرف و نحو۔ الفاظ کی ترکیب۔ تشکیل۔ ساخت۔ صوتیات اور معنیات سے ہو لسانیات میں داخل ہیں۔ اس کتاب کا مقصد چونکہ اردو میں یورپی زبانوں سے آئے ہوئے الفاظ کا لسانیاتی مطالعہ ہے اس لئے علم لسانیات کے چند خاص شعبوں مثلاً (۱) تشکیلیات (۲) ارتقائی صوتیات (۳) معنیات کے جدید ترین اصولوں کی روشنی میں ان الفاظ کا جائزہ لیا گیا ہے۔

جہاں تک اردو میں داخل شدہ یورپی لفظوں کا تعلق ہے ان میں نحوی تبدیلی بہت کم ہوئی ہے۔ اس لئے بعض الفاظ کے ماخذوں، اشتقاق اور مرکبوں سے بحث کی گئی ہے جو علم صرف

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کی ایک اہم شاخ ہے۔

جب لفظ ایک زبان سے دوسری زبان میں داخل ہوتے ہیں تو وہ اپنے ساتھ اپنی زبان کی گرامر کے قواعد نہیں لیجاتے بلکہ دوسری زبان کے صرف و نحو کی پابندی کرتے ہیں۔ چنانچہ یورپی الفاظ جو اردو میں آگئے ہیں انکا استعمال عام طور پر ہماری زبان کی قواعد کے اصولوں کے تابع ہے۔ اردو میں جمع یا مونث بنانے کے جو عام قاعدے ہیں انہیں کے مطابق دخیل الفاظ کی جمع اور تانیث ہوتی ہے۔ اردو میں جس طرح اسمائے واحد کے بعد ی معروف لگانے سے صفت نسبتی بنائی جاتی ہے اسیطرح بعض یورپی الفاظ کے بعد "ی" کے اضافے سے صفت نسبتی بنائی گئی ہے۔

ایک لفظ جب ایک زبان سے دوسری زبان میں جاتا ہے تو یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنے ساتھ اپنا اصلی تلفظ یا صوت بھی لے جائے۔ جس زبان میں الفاظ داخل ہوتے ہیں اُس زبان کے جاننے والے اگر بدیسی الفاظ کے تلفظ سے واقف ہوں تو دخیل الفاظ کی صوتیات (Phonetics) میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی۔ اگر دونوں زبانوں کے حروف صحیح (Consonants) اور حروف علت (vowels) کی آوازوں میں کوئی فرق نہو یا ایک زبان کے حروف کی اصوات اور دوسری زبان کے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

حروف کی اصوات ایک ہی ہوں تو دخیل الفاظ عام طور پر اپنی زبان کے تلفظ اور اصوات کے ساتھ دوسری زبان میں داخل ہوتے ہیں۔ زبانوں کے حروف کی آوازوں میں فرق ہو تو یہ صورت باقی نہیں رہتی۔ ایسی صورت میں دخیل الفاظ کے تلفظ کے لئے اپنی زبان کے مماثل یا مشابہ یا قریبی صورت رکھنے والے حروف سے کام لیا جاتا ہے۔ جب ایک زبان کے جاننے والے دوسری زبانوں کے الفاظ کی اصوات سے واقف نہیں ہوتے یا لفظ کے سنے یا سنائے ہوئے تلفظ پر بھروسہ کر لیتے ہیں تو ان صورتوں میں دخیل الفاظ کی آوازوں میں کافی فرق پڑ جاتا ہے۔ صوتی فرق کی وجہ سے الفاظ بعض وقت ناقابل شناخت حد تک بگڑ جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض کی شکل وصورت، ہیئت اور ترکیب اور تلفظ میں انقلابی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ دخیل الفاظ میں اس قسم کی تبدیلیاں بعض لسانی اختلافات کے علاوہ اردو حروف تہجی اور بعض یورپی حروف تہجی کی اصوات میں فرق کا نتیجہ ہیں۔ صوتی تبدیلیوں کی ذمہ داری ــــ جہاں تک یورپی الفاظ کا تعلق ہے ــ ایک حد تک یورپی الفاظ کے معیاری تلفظ سے ناواقفیت، نقالی کے فطری جذبے، تشکیلی یا صوتی مشابہت کے نفسیاتی اصولوں اور مماثلت کی غیر شعوری خواہش پر عاید ہوتی ہے۔ لیکن اس سے زیادہ اہم عنصر جو صوتی تبدیلیوں کے پس منظر میں جلوہ گر ہے وہ

www.urduchannel.in

الفاظ کے تلفظ میں آسانی یا سہولت پیدا کرنے کا عوامی جذبہ ہے

اردو میں یورپی الفاظ کی اصوات میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں اُن کا اس کتاب کے دوسرے باب میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس خصوص میں چند صوتی قواعد بھی پیش کئے گئے ہیں جن کے تحت اردو میں یورپی الفاظ اپنی صوتیں بدل کر رائج ہوئے ہیں۔

معنیات لسانیات کا جدید ترین شعبہ ہے۔ خود یورپی زبانوں میں اس پر بہت کم تحقیقات ہوئی ہے۔ اس کتاب کے آخر میں دخیل الفاظ کی معنیات سے بحث کی گئی ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ الفاظ جب ایک زبان سے دوسری زبان میں داخل ہوتے ہیں تو کس طرح معنوں میں "عمومیت" یا "خصوصیت" پیدا کر لیتے ہیں۔

غرض کہ جہاں تک اس کتاب کا تعلق ہے لسانیات کے بعض اہم شعبوں کی روشنی میں اردو میں بعض دخیل یورپی الفاظ کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اردو میں الفاظ کا اس قسم کا لسانی مطالعہ بالکل نئی چیز ہے۔ امید کہ یورپی الفاظ کا یہ تحقیقاتی مطالعہ اردو میں عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ ہند آریائی۔ ڈراوڑی اور دوسری زبانوں سے آئے ہوئے الفاظ پر بھی تحقیقات کے لئے نشان راہ ثابت ہوگا۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

Key-Words For English Phonetic Symbols

VOWELS

i:	See	o	molest
i	it	u	put
e	get	u:	too
ae	cat	A	up
a:	father	e:	bird
ɔ	hot	e	china, cathedral
o:	saw		

DIPHTHONGS

ei	day	ie	here
ou	go	ee	there
ai	fly	ɔe	four
au	how	uə	tour
ɔi	boy	ee	they're
oi	going	oe	Samoa
ui	ruin		

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

رومن حروف تہجی

انگریزی	اردو	انگریزی	اردو	انگریزی	اردو
s	ش	ai	اے	**Vowels**	
j	ج	**Consonants**		a	ا
jh	جھ	b	ب	i	ا
ch	چ	bh	بھ	u	ا
chh	چھ	p	پ	ā	آ
h	ح	ph	پھ	o	او
kh	خ	t	ت	ū	او
d	د	th	تھ	au	او
dh	دھ	ṭ	ٹ	e	اے
ḍ	ڈ				
ḍh	ڈھ	ṭh	ٹھ	ī	ای

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اردو	انگریزی	اردو	انگریزی	اردو	انگریزی
ذ	z	ض	z	گ	g
ر	r	ط	t	گھ	gh
ڑ	ṛ	ظ	z	ل	l
ڑھ	ṛh	ع	a	م	m
ز	z	غ	g̣	ن	n
ژ	z	ف	f	ں	ṅ
س	s	ق	q	و	v
ش	sh	ک	k	ہ	h
ص	s	کھ	kh	ی	y

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

فہرست مخففات

ص — صفحہ

ن۱ ن۲ — نور اللغات جلد اول جلد دوم

ن۳ ن۴ — جلد سوم جلد چہارم

ج۱ ج۲ — جامع اللغات جلد اول جلد دوم

ج۳ ج۴ — جلد سوم جلد چہارم

ف۱ ف۲ — فرہنگ آصفیہ جلد اول جلد دوم

ف۳ ف۴ — جلد سوم جلد چہارم

ف — نیو ہندوستانی۔ انگلش ڈکشنری
مرتبہ فیالن

ے — بدلتا ہے یا ہوجاتا ہے۔

(/) یا (۱) accent

ᵕ Short

— Long

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

دخیل یورپی الفاظ کی تشکیلیات، صوتیات اور معنیات

یورپی الفاظ کی تشکیلیات

تشکیلیات لسانیات کا ایک اہم شعبہ ہے۔ اس خاص شعبہ میں الفاظ کی بناوٹ سے بحث کی جاتی ہے۔ لیکن یہ تشکیلیات کی جامع تعریف نہیں ہے کیونکہ اس میں نہ صرف الفاظ کی بناوٹ سے بلکہ ان اصولوں سے بھی بحث کی جاتی ہے جن کے تحت "مادون" سے قواعد کی صورتیں تشکیل پاتی ہیں۔ لسانیات کے اس شعبہ میں الفاظ کی گردان بھی شامل ہے۔ وسیع ترین معنوں میں تشکیلیات کے علم میں زبان کی ساخت کے اصول اور اس کا صرفی اور نحوی[1] مطالعہ بھی داخل ہے۔

اردو میں مستعمل یورپی الفاظ کی تشکیلیات کے مطالعہ کے سلسلہ میں دو امور نمایاں ہوتے ہیں۔

---

(1) Elements of the Science of Language PP. 15, 107.

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

(۱) یہ کہ دخیل الفاظ کی ایک کثیر تعداد بغیر کسی صرفیاتی۔ معنیاتی۔ صوتی یا تشکیلی تبدیلی (morphological change) کے اردو میں داخل ہوئی ہے۔

(۲) یہ کہ یورپی الفاظ جو کسی تبدیلی کے بعد یا بگڑ کر رائج ہوئے ہیں وہ بھی عام طور پر اردو زبان کے قواعد صرف و نحو کے پابند ہیں نہ کہ اپنی اپنی زبانوں کی گرامر کے جہاں سے وہ آئے ہیں سوائے چند شاذ مستثنیات کے جن کا ذکر نیچے کیا گیا ہے۔

ان امور کے مدنظر اردو میں مستعمل یورپی الفاظ کے تشکیلیاتی جائزے کا میدان نہایت محدود ہو گیا ہے۔ تاہم دخیل الفاظ کی قواعدی تشکیلیوں میں واحد اور جمع، تذکیر و تانیث، تصغیر، صفت ذاتی، صفت نسبتی وغیرہ کا اردو گرامر کی روشنی میں جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

یہ ایک عام اصول ہے کہ زبانیں اجنبی لفظوں کو اخذ کرنے سے روکی نہیں جا سکتیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ اجنبی زبان کے لفظوں کے ساتھ قواعد بھی مستعار لے لی جائے۔ یہ صورت کچھ مخصوص کہاوتوں، مرکبات وغیرہ کی صورت میں تو ہو سکتی ہے لیکن بول چال اور تحریر میں نہیں۔ چنانچہ ایسے دخیل الفاظ کی تعداد جو اردو میں اپنی زبانوں کے قواعد کی پابندی کرتے ہیں بہت کم ہے۔ اس خصوص میں مجھے صرف چند

Scanned by CamScanner

لفظ مثلاً مرچینٹس (merchants) بیا جز (badges)
آکسائیڈس (Oxides) بائی لاز (bye laws) بینکس
(banks) اور ٹھینکس مل سکتے ہیں۔ ان میں سے کچھ صورتیں ادب
میں بھی آ گئی ہیں۔

انگریزی زبان میں عام طور پر واحد کے بعد "یس" (S) کے
اضافے سے جمع بنائی جاتی ہے (جس کی صوت کبھی کبھی صوتی ہم آہنگی کی
ضرورت سے "ز" بھی ہو جاتی ہے) جیسے بک (book) سے
بکس (books) شاپ سے شاپس (shops) وغیرہ۔ انگریزی
زبان کے قاعدے کے مطابق اکبر الہ آبادی نے بینک کے لفظ کو انگریزی
علامت جمع کے ساتھ بینکس اور ٹھینک کو ٹھینکس استعمال کیا ہے۔
چنانچہ ذیل کا شعر اس سلسلہ میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

کوٹھی میں جمع ہے نہ ڈپازٹ ہے بینکس میں
قلاش کر دیا مجھے دو چار ٹھینکس نے

اس قسم کی کچھ اور مثالیں اردو نثر میں بھی ملتی ہیں۔ جیسے "پروونسز"
(provinces) اور "فنکشنز" (functions) کا استعمال
سائل دہلوی کی اس عبارت میں۔

"وہاں ان بڑے بڑے لوگوں کے مدعو ہوتے رہے جو ہندوستان
میں مختلف پروونسز میں حکام بالا رہے۔ اکثر شاہی فنکشنز میں

Scanned by CamScanner

شریک ہوتے رہے[1]۔

لیکن اس قسم کی تشکیل عام طور پر اچھی نظر سے نہیں دیکھی جاتی کیونکہ یہ انگریزی قواعد کی کورانہ تقلید ہے۔ اس لئے بینکس کے مقابلہ میں "بینکوں" زیادہ رائج ہے۔ آخر الذکر صورت اول الذکر کے مقابلے میں اردو میں کسی حد تک نبہہ جاتی ہے۔ لیکن بینکس کی جمع کی شکلیں اکبر کے بعد چل نہ سکیں۔

مذکورہ بالا مثالوں کے برخلاف بہت سی ایسی مثالیں ملتی ہیں جن میں دخیل الفاظ کی جمع اردو قواعد کے بموجب بنائی گئی ہے۔

اردو میں جب واحد کے آخر "ا" یا "ھ" (جس کا تلفظ بھی "ا" جیسا ہوتا ہے) نہیں ہوتے تو مذکر کی صورت میں جمع میں بھی وہی صورت باقی رہتی ہے جیسے "میں نے ایک گھر خریدا"۔ "میں نے دس گھر خریدے"۔ اس اصول کا اطلاق اردو میں مستعمل یورپی لفظوں پر بھی ہوتا ہے چنانچہ "میں نے ایک بکس خریدا"۔ "میں نے چار بکس خریدے"۔ لیکن جب اسم واحد کے آخر میں "ا" ہو تو اس کی جمع اردو قاعدے کے مطابق "ا" کو "ے" سے بدل کر بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ۔

لڑکا (واحد) لڑکے (جمع)

---

[1] کیفیہ از برجموہن دتاتریہ کیفی ص ۲۰۳

www.urduchannel.in

گھوڑا (واحد) گھوڑے (جمع)

کے مطابق

سوڈا (واحد) سوڈے (جمع)

ڈراما (واحد) ڈرامے (جمع)

لیکن اسم مونث کی صورت میں جب آخری حرف "ی" ہو تو فاعلی حالت میں جمع "ان" کے بڑھانے سے بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ۔

لڑکی (واحد) لڑکیاں (جمع)

کی طرح

بیٹری (واحد) بیٹریاں (جمع)

چمنی (واحد) چمنیاں (جمع)

سلام مچھلی شہری نے لیڈی کی جمع لیڈیاں بنائی ہے۔ جیسے۔

بہت ہی دل فریب ہیں نظارے مال روڈ کے

یہ پیلی پیلی دیویاں یہ اجلی اجلی لیڈیاں (وسعتیں صفحہ ۱۰۲)

اسی طرح علی حیدر طبا طبائی اور ساغر نظامی نے وردی کی جمع وردیاں بنائی ہے۔

موذن نے اذاں مغرب کی دی صبح شب فرقت

بجائیں نوبتی نے وردیاں الٹی گجر الٹا (صوت تغزل صفحہ ۱۵)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

وہ پیٹیاں وہ وردیاں وہ پرچم جنگی
الجھی ہوئی ہر شاخ سے آواز فرنگی (رنگ محل ص ۱۳۵)

یہ صورتیں فاعلی حالت کی ہیں۔ غیر فاعلی حالت (Oblique case) یعنی فاعلی حالت کے علاوہ باقی دوسری حالتوں اضافی، ظرفی وغیرہ میں سب طرح کے اسمار کی جمع واحد کے آخر میں "وں" بڑھانے سے بنائی جاتی ہے جیسے راجا سے راجاؤں، امیر سے امیروں غریب سے غریبوں، بیوپاری سے بیوپاریوں وغیرہ۔ ٹھیک اسی طرح دخیل الفاظ کے بعد میں بھی "وں" بڑھانے سے اردو میں ان کی جمع بنالی گئی ہے۔ مثلاً —

اسپیچ سے اسپیچوں جیسے چکبست (صبح وطن) کے اس شعر میں۔

پھونک ڈالے تیری اسپیچوں کے بنڈل ہم نے
اب کے ہولی میں جلائے نہیں چیلے بنکٹ

ایروپلین سے ایروپلینوں جیسے ظفر علی خاں ظفر کے اس شعر میں۔

ہیں تیرے بیڑے ہمارے آگے اے اٹلی جناب
ہم تیرے ایروپلینوں کو سمجھتے ہیں پتنگ (بہارستان ظفر)

بارک سے بارکوں۔

دیکھے دریا کی موجوں کو ٭ دیکھے بارکوں میں فوجوں کو (بہارستان ظفر)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

بم سے بموں ۔

چند افسردہ نسیں چند تڑپتی آنکھیں
برق کی خونی شعاعیں کہ بموں کے ٹکڑے (وسعتیں ۔ سلام)

ہال سے ہالوں ۔ پارک سے پارکوں ۔ لائین سے لائینوں جیسے ظفر کے ایک ہی شعر میں ۔

ہالوں والے پارکوں والے ، لائینوں والے بارکوں والے (بہارستان ص۶۱)

پلٹن سے پلٹنوں جیسے ظفر کے "چمنستان" میں ۔

ہیں ان تیغ جوہر دار کے آفاق میں چرچے
ہے قایم ان سے ہیبت پلٹنوں کی اور رسالوں کی

ٹینک سے ٹینکوں اور لیڈر سے لیڈروں جیسے کیفی اعظمی کی "آخر شب" میں ۔

ٹینکوں گولوں جہازوں بادبانوں کو سلام
جن میں بم ڈھالے گئے ان بادبانوں کو سلام (ص۸۴)
لیڈروں کو کوستی ہیں ہاتھ اٹھا کر عورتیں
منتیں منتی ہیں ترویج جفا کے واسطے (ص۸۵)

رومان سے رومانوں جیسے اسرار الحق مجاز کے "آہنگ" میں ۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

یہ شہر طرب رومانوں کا یہ خلد بریں ارمانوں کی
فطرت نے سکھائی ہے ہم کو افتاد یہاں پرواز یہاں

ہوٹل سے ہوٹلوں جیسے اکبر کے اس شعر میں ـ

ہوئے اس قدر مہذب کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا
کٹی عمر ہوٹلوں میں مرے اسپتال جاکر

مذکورہ بالا مثالوں کے علاوہ حسب ذیل الفاظ کی اردو قاعدے کے مطابق جمع کی صورتیں کافی دستیاب ہوتی ہیں۔

واحد	جمع
آرٹیکل	آرٹیکلوں
اسٹال	اسٹالوں
اسپتال	اسپتالوں
بیرسٹر	بیرسٹرول
پاکٹ	پاکٹوں
ٹامی	ٹامیول
جنرل	جنرلوں
ڈاکٹر	ڈاکٹروں
کار	کاروں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کالم کالمعلم

جب مونث الفاظ میں "د" یا "ہ" آخر میں نہ ہو تو ان کی جمع "ین" (ی ن) کے اضافے سے بنائی جاتی ہے جیسے کتاب سے کتابیں۔ بیگم سے بیگمیں وغیرہ۔ اسی طرح بعض دخیل مونث اسما کے آخر میں ین (ی ن) کے بڑھانے سے جمع بناتے ہیں جیسے بوتل سے بوتلیں۔ چنانچہ امیر مینائی نے "بوتلیں" اس شعر میں استعمال کی ہے۔

جو میں نے آنکھوں سے پونچھے آنسو ابل پڑے اور اشک خونیں
لہو کی دو بوتلیں بھری تھیں لگا جو ہاتھ آہ میں ڈھلکا کے (صنم خانۂ عشق ۱۳۲۲ھ)

لیکن انشاء اللہ خاں انشا نے بوتل کی جمع "و ن" سے بنائی ہے جیسے اس شعر میں۔

زلف کو ہیں نے اسکی سونگھا خال یہ بولے ہونٹوں کے
دیکھتے کیا ہیں آپ ادھر کو بیبا بوتلوں میں تیل نہیں (کلیات انشا)

مس سے مسیں جیسے ظفر علی خان ظفر کے اس شعر میں۔

ہم نوا ہیں آپ کی تبلیغ دین میں وہ مسیں
پھول کے مانند کھل کر بھی جو کلیاں ہی رہیں

(بہارستان ۱۹۳۷ء ص)

لیکن اکبر الہ آبادی نے مس کی جمع "مسوں" بنائی ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

بتوں کے پہلے بندے تھے مسوں کے اب ہوئے خادم
ہمیں ہر عہد میں مشکل ہوا ہے با خدا ہونا

میر نے میز کی جمع میزیں استعمال کی ہے جیسے حسب ذیل شعر میں۔

کرسیاں میزیں بچھیں آئینے چسپاں ہوجائیں
جھاڑ فانوس کنول رونق ایوان ہوجائیں

مذکر اور مونث

اردو میں مذکر اسم واحد کے آخر میں "نی" کے اضافے سے مونث بناتے ہیں جیسے شیر سے شیرنی، مور سے مورنی، مزدور سے مزدورنی وغیرہ۔ دخیل الفاظ کی تانیث میں بھی عموماً یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ جیسے

مذکر	مونث
ڈاکٹر	ڈاکٹرنی
انگریز	انگریزنی

مذکر اسم واحد کے آخر میں یائے معروف (ی) بڑھانے سے مونث بناتے ہیں جیسے برہمن سے برہمنی، کبوتر سے کبوتری، تیتر سے تیتری وغیرہ۔ بعض دخیل الفاظ کی تانیث بھی اسی طرح کی جاتی ہے۔ جیسے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

مذکر	مونث
کرشتان	کرشٹانی
کرستان	کرسٹانی
ماسٹر	ماسٹرنی [1]

اسم مذکر واحد کے آخری حرف کو "ن" سے بدل دینے سے مونث بناتے ہیں مثلاً ۔ جوگی سے جوگن ، فرنگی سے فرنگن وغیرہ ۔ لیکن بعض وقت ایسے لفظ کے آخری حرف کے بعد "ن" بڑھانے سے مونث بناتے ہیں مثلاً ناگ سے ناگن ۔ اس قاعدے کے بموجب بعض دخیل یورپی الفاظ کی تانیث کی گئی ہے مثلاً ۔

مذکر	مونث
انگریز	انگریزن (فیالن ص۱۶۴)
گارد	گاردن (پہرہ دینے والی)

اردو میں ہندی کی طرح "یا" لگا کر اسم سے ایک نیا اسم بنایا جاتا ہے جس کا مفہوم اسم فاعل کا بھی ہوتا ہے ۔ جیسے

پستول سے پستولیا [2]

رنگروٹ سے رنگروٹیا [3]

---

[1] بعض وقت "نی" کے اضافہ سے بھی مونث بناتے ہیں ۔ [2] ان ۲-۶-۷۶ ۔ [3] ان ۳-۶-۲۰۶ ۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

یہی علامت (یا) محض اسم کے معنی کو ظاہر کرنے کے علاوہ صفت کے مفہوم کو بھی واضح کرتی ہے۔ جیسے

انگلس سے انگلسیا[1]

یا

انگلش سے انگلشیا[2]

اسم کیفیت

اسم کی علامت "یت" اسم خاص یا اسم عام کے بعد بڑھا کر اسم کیفیت بنا لیا جاتا ہے۔ اکثر اسماء میں جہاں انگریزی میں "ازم" (ism) ہے اردو میں اس کو "یت" سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

(الف) اسم خاص

ہٹلر سے ہٹلریت

مارکس سے مارکسیت

(ب) اسم عام

نازی سے نازیت

فسطائی سے فسطائیت

نازیت اور فسطائیت کے متبادل روپ نا تسیت اور فاشیت

(۱) و (۲) ج ۔ ۳۰۶

Scanned by CamScanner

بھی مروج ہیں۔

اسما کی تصغیر

الفاظ میں کچھ تبدیلی اور تغیر یا بعض وقت حروف کے اضافے سے اسما کی تصغیر بنائی جاتی ہے۔ اردو میں تصغیر (۱) محبت کے اظہار کے لئے آتی ہے جیسے بھائی سے بھیا۔ بہن سے بہنیا (۲) کبھی یہ چھوٹائی کے لئے مستعمل ہے جیسے شیشہ سے شیشی یا ششیا اور کبھی (۳) حقارت کے لئے رائج ہے جیسے مرد سے مردوا، جورو سے جوروا وغیرہ۔ اردو میں دخیل الفاظ کا جہاں تک تعلق ہے ہمیں حرفِ آخری دو صورتوں کی مثالیں ملی ہیں یعنی چھوٹائی اور تحقیر کے لئے۔ یہ تبدیلیاں یا تو لفظ میں کچھ تغیر کے ذریعے یا لفظ کی کچھ علامتیں بڑھا کر کی جاتی ہیں۔ جیسے چھوٹائی کیلئے گلاس سے گلیسیا۔

دخیلِ الفاظ سے بنے ہوئے اسمائے تصغیر اردو میں عام طور پر حقارت ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً کرانی جو انگریزی لفظ کرسچین سے بگڑ کر بنا ہے اس کا اسم تصغیر "کرنٹا" اردو میں مروج ہے۔ اور کرنٹا حقارت کے طور پر دوغلے قسم کے عیسائی کیلئے مستعمل ہے۔ اسی طرح انگریزی زبان کے لفظ مڈل سے اردو میں "جی" کے اضافے سے مڈلچی بنالیا گیا ہے جو مذاقاً اور تحقیراً مڈل کامیاب شخص کے لئے رائج ہے۔ اسی طرح

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

یہی علامت (یا) محض اسم کے معنی کو ظاہر کرنے کے علاوہ صفت کے مفہوم کو بھی واضح کرتی ہے۔ جیسے

انناس سے اننگسیا[۱]

یا

انگلش سے انگلشیا[۲]

اسم کیفیت اسم کی علامت "یت" اسم خاص یا اسم عام کے بعد بڑھا کر اسم کیفیت بنا لیا جاتا ہے۔ اکثر اسماء میں جہاں انگریزی میں "ازم" (ism) ہے اردو میں اس کو "یت" سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

(الف) اسم خاص

ہٹلر سے ہٹلریت

مارکس سے مارکسیت

(ب) اسم عام

نازی سے نازیت

فسطائی سے فسطائیت

نازیت اور فسطائیت کے متبادل روپ ناتسیت اور فاشیت

(۱) و (۲) ج۔ ۳۰۶

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

بھی مروج ہیں۔

اسما کی تصغیر الفاظ میں کچھ تبدیلی اور تغیر یا بعض وقت حروف کے اضافے سے اسما کی تصغیر بنائی جاتی ہے۔ اردو میں تصغیر (۱) محبت کے اظہار کے لئے آتی ہے جیسے بھائی سے بھیا۔ بہن سے بہنیا (۲) کبھی یہ چھوٹائی کے لئے مستعمل ہے جیسے شیشہ سے شیشی یا ششیا اور کبھی (۳) حقارت کے لئے رائج ہے جیسے مرد سے مردوا، جورو سے جوروا وغیرہ۔ اردو میں دخیل الفاظ کا جہاں تک تعلق ہے ہمیں صرف آخری دو صورتوں کی مثالیں ملی ہیں یعنی چھوٹائی اور تحقیر کے لئے۔ یہ تبدیلیاں یا تو لفظ میں کچھ تغیر کے ذریعے یا لفظ کی کچھ علامتیں بڑھا کر کی جاتی ہیں۔ جیسے چھوٹائی کیلئے گلاس سے گلیسیا۔

دخیلِ الفاظ سے بنے ہوئے اسمائے تصغیر اردو میں عام طور پر حقارت ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً کرانی جو انگریزی لفظ کرسچین سے بگڑ کر بنا ہے اس کا اسم تصغیر "کرنٹا" اردو میں مروج ہے۔ اور کرنٹا حقارت کے طور پر دوغلے قسم کے عیسائی کیلئے مستعمل ہے۔ اسی طرح انگریزی زبان کے لفظ مڈل سے اردو میں "چی" کے اضافے سے مڈلچی بنالیا گیا ہے جو مذاقاً اور تحقیراً مڈل کامیاب شخص کے لئے رائج ہے۔ اسی طرح

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

قرابین سے اسم تصغیر قرابنچی بنا لیا گیا۔

صفت نسبتی صفت اسم کی کیفیت یا کمیت ظاہر کرتی ہے۔ اور الفاظ صفت اسم کی حالت کو محدود کر دیتے ہیں۔ صفت کی کئی قسمیں ہیں مثلاً نسبتی، ذاتی، عددی، مقداری، ضمیری۔

جب کسی اسم سے لگاؤ یا نسبت ظاہر کرنا ہوتا ہے تو اسم واحد کے آخر میں "ی" بڑھا کر ایک نیا اسم بنایا جاتا ہے جیسے پنجابی، بنگالی، پیازی، آبی وغیرہ۔ اس قاعدے کے مطابق بعض یورپی الفاظ سے بھی اردو میں صفات نسبتی بنا لئے گئے ہیں مثلاً اسکول سے اسکولی۔

اپنی اسکولی بہو پر ناز ہے ان کو بہت
کمپ میں ناچے کسی دن ان کی پوتی تو سہی (اکبر)

کلرک سے کلرکی۔

چار دن کی زندگی ہے کوفت سے کیا فائدہ
کھا ڈبل روٹی کلرکی کر خوشی سے پھول جا (اکبر)

اسکیم سے اسکیمی۔

اللہ ہی ہے ان لڑکیوں کا فرفری بنیں سین بجی ہیں

www.urduchannel.in

ہے کورس بھی ان کا اکیمی اور پاس شدہ استانی بھی
بیرسٹر سے بیرسٹری۔ (اکبر)

شرف ہے جیئہ بیرسٹری سے جن کو یہاں
مقدموں ہی کی وہ دیکھتے ہیں راہ فقط

اقبال نے ممبر کی صفت نسبتی "ممبری" استعمال کی ہے۔

آتا ہے اب وہ دور کہ اولاد کے عوض
کونسل کی ممبری کے لئے ووٹ چاہیگی

اردو میں مستعمل یورپی الفاظ سے بنائے ہوئے صفات نسبتی کی چند اور مثالیں حسب ذیل ہیں۔

اسم واحد	صفت نسبتی
پیرافن	پیرافنی
پیراشوٹ	پیراشوٹی
ڈالر	ڈالری
سائنس	سائینسی
فاسفورس	فاسفورسی
ملیریا	ملیریائی
میکانک	میکانکی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

رومان   رومانی۔ رومانوی

صفت ذاتی

"صفت ذاتی" میں کسی شخص یا چیز کی اندرونی یا بیرونی حالت یا کیفیت معلوم ہوتی ہے جیسے بیاہا، ہلکا، منحوس وغیرہ۔ بعض وقت صفت ذاتی اسما یا افعال سے بھی بنائی جاتی ہے۔ مثلاً ڈھال سے ڈھلوان، کھیل سے کھلاڑی، اڑنے سے اڑاکا وغیرہ۔ اسی طرح ایک لفظ "نمبر" جو لاطینی سے فرانسیسی، فرانسیسی سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں آیا ہے اس کی صفت ذاتی "نمبری" بن گئی ہے۔ اصطلاح یا محاورے میں لفظ نمبری تعداد کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ اسم کی اندرونی یا بیرونی حالت، صفت یا خصوصیت ظاہر کرتا ہے جیسے وہ نمبری بدمعاش ہے یا وہ نمبری چور ہے یا نمبری آدمی ہے وغیرہ۔ یہ لفظ تعداد کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس مفہوم میں اس کا تعلق صفت، عددی سے ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

یورپی الفاظ کی ارتقائی صوتیات

اس باب میں اردو میں دخیل یورپی الفاظ میں جو صوتی تبدیلیاں عموماً عمل میں آتی ہیں ان کے تجزیئے کی کوشش کی گئی ہے۔

الفاظ جب ایک زبان سے دوسری زبان میں داخل ہوتے ہیں، تو ان میں سے اکثر لفظ شکل بصورت یا معنی کی کسی تبدیلی کے بغیر رائج ہو جاتے ہیں۔ ایسے لفظوں کو فوراً پہچانا جا سکتا ہے۔ بعض الفاظ ہیئت، صوت یا ترکیب کی معمولی تبدیلیوں کے بعد دوسری زبان میں جذب ہوتے ہیں۔ لیکن چند الفاظ کی صوتیات اور تشکیلیات میں ایسی بنیادی تبدیلیاں ہو جاتی ہیں کہ ان کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے۔ اس طرح کے لفظوں کی بعض مثالیں والنٹیر (volunteer) سے بلم ٹیر[1]۔ ساپرس اینڈ مائنرس (sapper and miners) سے سفرمینا[2]۔ فنل (funnel) سے فنر۔ اسپانیل (spaniel) سے پنیر[3]۔ گوڈیم یو یا گاڈ ڈیم یو

(۱) ج ۲ - ۷۷۹ (۲) ج ۲ - ۳۷۰ (۳) ص ۳۰ - ۴۳۱ (۴) ص ۲۸۴

www.urduchannel.in

(god damn you ، go damn you) سے گڈامی[1] - بل ڈاگ (bull dog) سے گلڈانگ[2] - کوارٹر (quarter) سے کوتل[3] وغیرہ ہیں۔

صوتی تبدیلیوں کا پس منظر

اردو زبان اور ادب میں جیسا کہ پچھلی تفصیلات سے ظاہر ہے ہزاروں یورپی الفاظ، مرکبات، محاورے اور اصطلاحیں داخل ہوچکی ہیں۔ ان میں سے بعض الفاظ میں صوتی تبدیلیاں ہوگئی ہیں۔ ان صوتی تبدیلیوں کا دو طرح سے تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔ (۱) ایک تو نفسیاتی حیثیت سے اور (۲) دوسرا طبعی اعتبار سے۔

نفسیاتی تجزیہ

کسی غیر زبان کے الفاظ اپنی زبان میں استعمال کرنے والے شخص کے دل اور دماغ نفسیاتی اعتبار سے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ جب کوئی شخص اپنی مادری زبان میں لکھتا یا بات چیت کرتا ہے تو عادتاً لفظ جلد جلد اور آسانی سے اس کی زبان پر آتے ہیں اور ان کو ادا کرنے میں اس کے دل اور دماغ پر بہت کم بار پڑتا ہے۔ اس کے برخلاف جب وہ کسی غیر زبان میں بات چیت کرتا ہے یا غیر زبان کے الفاظ اپنی زبان

---

(۱) ج ۴ - ۲۵۳ اور ف ۴ - ۲۴ ؛ (۲) ج ۴ - ۲۸۲ (۳) ج ۴ - ۱۶۴

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

میں استعمال کرتا ہے تو اس کے دل اور دماغ پر کچھ نہ کچھ بار پڑتا ہے۔ اسے سوچنا اور سمجھنا بھی پڑتا ہے۔ ان نفسیاتی اثرات کی وجہ سے غیر زبانوں کے دخیل الفاظ کی آوازوں، تلفظ اور ترکیب میں بعض اوقات تبدیلیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ ان تبدیلیوں کو قواعد کے چوکھٹے میں بٹھانا مشکل ہے کیونکہ الفاظ استعمال کرتے وقت ایک شخص کا دل و دماغ اور حسیات دوسرے شخص کے دل و دماغ اور حسیات سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا زبان کے ارتقاء پر اس کے بولنے والوں کے نفسیاتی اثرات کو تسلیم کرتے ہوئے بھی ان کو متعین کرنا یا ان کے لئے ضابطہ بنانا مشکل ہے۔

بعض اوقات اپنی زبان کے الفاظ کے وزن، تلفظ یا نہج پر غیر زبانوں کے الفاظ کو ڈھالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لسانیات میں اس صوتی تبدیلی کو مماثلت (analogy) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اپنی زبان کے ہم آواز لفظوں کی ساخت کے قیاس پر بعض وقت غیر زبانوں کے الفاظ کو بولتے اور بنا لیتے ہیں۔ مثلاً ٹرپن ٹائین (turpentine) سے ترپن تیل۔ ترپن یا تارپین وہ روغنی رال ہے جو ایک قسم کے صنوبری درخت سے نکلتی ہے۔ اس انگریزی لفظ کے جز اول یعنی (turpen)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

سے "ترین" بننا قابل قیاس ہے لیکن جزو دوم ٹائین (tine -) "سے تیل" بظاہر نا قابل قیاس ہے۔ لیکن ایسے موقعوں پر مماثلت کا لسانیاتی اصول عمل پیرا ہوتا ہے۔ ارنڈی تیل، میٹھا تیل وغیرہ میں تیل کی مناسبت اور مماثلت سے "ترپن۔ تیل" بن گیا۔ مماثلت کا یہ اصول الفاظ کی ترکیب و تشکیل یا دخیل الفاظ کو اپنانے کے موقعے پر غیر محسوس طریقہ سے کام کرتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے زبان کی ترقی اور وسعت میں مدد ملتی ہے۔

طبعی تجزیہ الفاظ کے نفسیاتی جائزہ کے مقابلہ میں طبعی نقطہ نظر سے ان کا جائزہ زیادہ عملی ہے۔ الفاظ کے طبعی مطالعہ میں زیادہ تر آوازوں سے بحث کی جاتی ہے۔ الفاظ کی اصوات کے علم کو ارتقائی صوتیات (Phonology) اور آواز کی تبدیلی کو صوتی تبدیلی (Phonetic change.) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ صوتی تبدیلی بالکلیہ ہمارے منھ اور حلق کے سانس لینے کے نظام پر منحصر ہے اور چونکہ یہ سارا انتظام فطرت کے طبعی نظام کے تحت ہے اس لئے مختلف صوتی تبدیلیوں کا مطالعہ نہایت سائنٹفک طریقہ پر کیا جا سکتا ہے۔

معیاری تلفظ ہر زبان میں خفیف سی تبدیلیاں ہوتی رہتی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہیں۔ ایسی زبانیں جن میں قواعد کی سخت پابندیوں کی وجہ سے ٹھہراؤ پیدا ہو جاتا ہے چند صدیوں کے بعد "مردہ" ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ سنسکرت، یونانی اور لاطینی کا یہی حشر ہوا۔ اردو ایک زندہ زبان ہے اور اردو بولنے والوں کے دوسری زبانوں کے بولنے والوں سے تہذیبی، تجارتی سیاسی، مذہبی اور لسانی تعلقات کی وجہ سے اس میں صوتی اور تشکیلی تبدیلیوں کا ہونا ایک لازمی امر ہے۔ پھر اس وسیع ملک میں ایک ہی دور میں یہ زبان مختلف طریقوں سے بولی گئی اور بولی جاتی ہے۔ اس کی بیسیوں بولیاں بھی موجود ہیں۔ ایک ہی مقام کے دو مختلف خاندان کے لوگ ایک قسم کی زبان استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ ایک ہی خاندان کے افراد کی زبانوں میں بھی خفیف سا اختلاف ہو سکتا ہے۔ ہر شخص کے الفاظ کا ذخیرہ، ادائے مطلب کا طریقہ، تلفظ، لب و لہجہ بھی دوسرے شخص سے مختلف ہوتا ہے۔ لیکن ان تمام اختلافات کے باوجود اردو دنیا کے عوام کی ایک کثیر تعداد میں لسانی اعتبار سے ایک قسم کی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اس ہم آہنگی یا یکسانیت کو اوسط معیاری تلفظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اوسط معیاری تلفظ کو دوام حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے اقدار میں تبدیلیاں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً انگریزی اور اردو زبانوں کے تلفظ کے اعتبار سے انیسویں صدی میں جو معیار

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تھا وہ بیسویں صدی میں باقی نہیں ہے۔ تعلیم یافتہ لوگ اپنی زبان کے تلفظ کے معیار کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن باوجود ان کی کوشش کے بات چیت کے موقعوں پر معیاری تلفظ سے خفیف سے اختلافات ان کی زبان میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ ابتدائی اور معمولی اختلافات برسوں کے بعد بڑی بڑی لسانیاتی تبدیلیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔ اس طرح معیاری زبان یا معیاری تلفظ سے ہر قسم کا گریز زبان کی صوتیات پر بعد میں اثر انداز ہوتا ہے۔

صوتی تغیرات کی وجوہات

صوتی تبدیلیوں کی تہہ میں نقالی کا فطری جذبہ بھی کارفرما ہے۔ یہ جذبہ تین طریقوں سے صوتی تبدیلیوں میں ممد و معاون ہوتا ہے۔

(۱) جب اوسط تعلیم یافتہ لوگ کسی مذہبی پیشوا، اعلیٰ سیاست دان محبوب لیڈر، قومی شاعر یا کسی آتش نوا مقرر کو اپنے الفاظ کے جادو سے سامعین کو مسحور کرتا ہوا دیکھتے ہیں تو وہ بھی لفظوں کے تلفظ اور لب و لہجہ میں اس کی نقالی کرتے ہیں۔ چونکہ بولنے والے اور سننے والے میں نفسیاتی اعتبار سے بیّن اختلاف ہوتا ہے اس لئے ان کے الفاظ کی صوتیات میں بھی اختلافات ناگزیر ہیں۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

(۲) وہ لوگ جو اپنے تلفظ کو عوام کے تلفظ سے یا اوسط معیاری تلفظ سے نمایاں کرنا چاہتے ہیں الفاظ کو ایک خاص طرح سے بولنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس مہم میں وہ معیاری تلفظ کو چھوڑ کر الفاظ کے خالص ترین (purist) تلفظ کی طرف بھی عود کرتے ہیں۔ ان انفرادی مساعی کی وجہ سے بھی صوتی تبدیلیاں وجود میں آتی ہیں۔ بعض لوگ ان اہل زبان یا اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کے تلفظ کو خالص اور صحیح سمجھ کر اس کی نقالی کرتے ہیں تو بالآخر ان کا تلفظ نہ تو خالص رہتا ہے اور نہ غیر خالص بلکہ ایک مختلف صوتی خصوصیت اختیار کر لیتا ہے۔ (۳) صوتی تبدیلیاں زیادہ تر غیر زبان کے الفاظ کو اپنی زبان میں استعمال کرتے وقت عوام کی بے پروائی، اصلی تلفظ سے ناواقفیت اور سہل انگاری سے بھی ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اردو میں صوتی تبدیلیوں کی ذمہ داری (یورپی الفاظ کا جہاں تک تعلق ہے) ایک حد تک معیاری تلفظ سے گریز، نقالی کے فطری جذبہ اور تشکیلی یا صوتی مشابہت اور مماثلت کی غیر شعوری خواہش پر عائد ہوتی ہے۔ لیکن چند بنیادی اصول بھی صوتی تبدیلیوں کے ذمہ دار ہیں۔ بعض زبانوں میں کرختگی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اور بعض میں نرمی، شیرینی یا ملائمت پائی جاتی ہے۔ جب دوسری زبانوں کے الفاظ مذکورہ بالا اقسام کی زبانوں میں آتے ہیں تو عام طور پر ہر زبان کے مزاج کے مطابق غیر زبانوں کے دخیل الفاظ کی آوازوں میں بھی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن اس سے زیادہ اہم عنصر جو صوتی تبدیلیوں کے پس منظر میں جلوہ گر ہے وہ الفاظ کے تلفظ میں آسانی یا سہولت پیدا کرنے کا انسانی جذبہ ہے۔ جب ہم بدیسی زبانوں کے الفاظ اپنی زبان میں استعمال کرتے ہیں تو انہیں آسان بنانے کی خاطر عام طور پر کسی حرف، کسی آواز یا رکن (syllable) کو گرا دیتے ہیں تاکہ تلفظ میں سہولت پیدا ہو جائے اور کسی قسم کا بار یا گرانی محسوس نہ ہو۔ چنانچہ بہت سے یورپی الفاظ اس بنیادی صوتی اصول کی وجہ سے اردو میں مختصر ہو گئے ہیں۔ اس طرح کی صوتی تبدیلیوں کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں۔

ہنٹر	(hunter)	سے	انٹر
اڈجیوٹنٹ	(adjutant)	سے	اجیٹن
کیمبرک	(cambric)	سے	کمرک
کورٹ	(court)	سے	کوت
سکریٹری	(secretary)	سے	سکتر

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

لانگ کلاتھ (long cloth) سے لنکلاٹ

پینٹلون (pantaloon) سے پتلون

بیرر (bearer) سے بیرا

ٹرمپ (trump) سے ترم

ٹارپالن (tarpaulin) سے ترپال

کمانڈ (command) سے کمان

کابینٹ (cabinet) سے کابینہ

ان یورپی الفاظ کے صوتی مطالعہ سے یہ واضح ہے کہ ان میں سے ہر ایک لفظ میں کوئی نہ کوئی اصلی آواز اردو میں آنے کے بعد گر گئی ہے۔

ان مختصر شدہ الفاظ کے علاوہ بغیر کسی تبدیلی کے آئے ہوئے مترادف الفاظ کی جوڑیاں (doublet) بھی اردو میں مستعمل ہیں۔ مثلاً سکتر کے علاوہ سکریٹری۔ کوت کے ساتھ کورٹ۔ کمان کے ساتھ کمانڈ اور کابینہ کے علاوہ کیبنیٹ بھی رائج ہیں۔ اس باب میں یورپی الفاظ کی بگڑی ہوئی شکلوں سے بحث کی گئی ہے۔ لیکن بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جن میں صوتی اضافے ہوئے ہیں جیسے کیمپ (camp) سے کمپو تنباکو (tobacco)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

سے تمبا کو اور بپٹزم (baptism) سے بپتسما وغیرہ۔

ایسے یورپی لفظوں کے صوتی مطالعے کی زیادہ گنجائش نہیں جو اپنے اصلی روپ میں اردو میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اس لئے آگے صفحات میں صرف ایسے لفظوں کی صوتی تبدیلیوں سے بحث کی گئی ہے جن میں کسی نہ کسی طرح کی تبدیلی عمل میں آئی ہے۔

یورپی زبانوں سے لئے ہوئے الفاظ پر غور کرتے وقت ہمیں چند صوتی تبدیلیاں علانیہ نظر آتی ہیں۔ مثلاً انگریزی الفاظ سکول (school) سٹیشن (station) سٹاف (staff) سٹامپ (stamp) وغیرہ اردو میں "ا" کے اضافے سے بولے جاتے ہیں جب کہ ابتدائی یس (s) کی آواز کے بعد حرف صحیح موجود ہو۔ صوتی تبدیلی کا یہ رجحان اردو میں نہ صرف یورپی الفاظ کی حد تک عام ہے بلکہ بعض ہند آریائی زبانوں کے لفظوں میں بھی نظر آتا ہے۔ اس لئے اسے ایک اہم صوتی قانون کی حیثیت سے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ چند صوتی تبدیلیاں محض "رجحان" کا درجہ رکھتی ہیں۔ مثلاً انگریزی "و" (v) کی اردو "ب" میں تبدیلی۔ اس رجحان کے تحت انگریزی زبان کے الفاظ (rivet, velveteen اور volunteer)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اردو میں بالترتیب "ربٹ" بلبل ٹین" اور" بلم ٹیر" میں بدل گئے ہیں۔ اسی طرح انگریزی الفاظ کے "ن" (n) کی آواز اردو میں عموماً "ل" میں تبدیل ہو جاتی ہے جیسے لالٹین (lantern) اور لمبر (number) میں۔ ذیل الفاظ میں صوتی تبدیلیوں کے یہ رجحانات بہت ممکن ہے کہ مستقبل میں قانون یا ضابطہ کی اہمیت حاصل کرلیں۔ اب اردو میں یورپی الفاظ کے تعلق سے مختلف نوعیتوں کی صوتی تبدیلیوں کا جائزہ لیا جائیگا۔

(۱) ابتدائی حذف (Aphesis or Aphaeresis)

کسی لفظ کے ابتدائی حرف یا اس کی ابتدائی آواز کے گرنے سے وہ مختصر ہو جاتا ہے۔ اختصار کے اس فعل کو ابتدائی حذف (aphesis) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس کی مثال ذیل کے الفاظ ہیں۔

(ہ) ہنٹر (hunter) سے انٹر (anter)
(ہ) ہاسپٹل (hospital) سے اسپتال (aspatāl)
(آ) آرٹی چوک (artichoke) سے ہاتھی چک (hatichuq)
(س) اسپانیل (spaniel) سے پینیر (paner)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

(۲) درمیانی حذف (Syncope)

جب کسی لفظ کا درمیانی حرفِ علت یا حرفِ صحیح گر جاتا ہے تو اسے درمیانی حذف (syncope) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس طرح لفظ کی درمیانی آواز کی کمی سے اردو میں اس کا تلفظ زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔ چنانچہ۔

(ا) (catalogue) سے کیٹلاگ (caṭlag)

(ب) (cambric) سے کمرک (camrak)

(ڈ) (adjutant) سے اجیٹن (agiṭan)

(گ) (long cloth) سے لنکلاٹ (lanklaṭ)

(ل) (calendar) سے کاندرا (candra)

(م) (lantern) سے لالٹین (lalṭaen)

(پ) (subpoena) سے سفینہ (safina)

(ن) (pantaloon) سے پتلون (patloon)

(و) (Chocolate) سے چاکلیٹ (chaclaṭe)

(ٹ) (draftsman) سے ڈرافس مین (drafsman)

(ٹ) (cutlets) سے کٹلس (cutles)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

(۳) اسقاطِ آخر (Apocope)

اسقاطِ آخر میں ابتدائی حذف (aphesis) کے برخلاف لفظ کے آخری حرف کی آواز گر جاتی ہے۔ مثلاً:

(الف)	(alfonso)	سے آفوس	(āfos)
(ب)	(bomb)	سے بم	(bam)
(ڈ)	(command)	سے کمان	(kamān)
(ٹ)	(adjutant)	سے اجیٹن	(agetan)
(ٹ)	(toast)	سے توس	(tōs)
(گ)	(sheeting)	سے ساٹن	(satan)
(ن)	(lantern)	سے لنتر	(lantar)
(ن)	(tarpaulin)	سے ترپال	(terpaul)
(ی)	(secretary)	سے سکتر	(sakattar)

(۴) رکنی تسہیل (Haplology)

یہ وہ تبدیلی ہے جس میں پورا ایک رکن (syllable

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

گر جاتا ہے۔ آواز کی یہ کمی لفظ کی ابتدا، درمیان یا آخر میں سے کہیں بھی ہو سکتی ہے۔ مثلاً۔

(ڈ۔ اے) (ابتدا) (decanter) سے کنٹر (canter)

(ل۔ اے) (درمیانی) (calendar) سے کاندرا (candra)

(س۔ او) (آخری) (alfonso) سے الفن (alfan)

(۵) ابتدائی اضافہ (Prothesis)

لفظ میں بعض وقت سہولت ادا کی خاطر کسی حرف علت کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس صوتی تبدیلی کو "ابتدائی اضافہ" (Prothesis) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بعض یورپی الفاظ کے ابتدائی حرف صحیح (s) کی آواز واضح نہیں ہوتی۔ اس لئے اردو میں ایسے لفظ کا تلفظ کرتے وقت اس کے آگے سہولت کی خاطر "الف" یا "اِ" کا اضافہ کیا جاتا ہے جبکہ اس کے بعد ایک دوسرا حرف صحیح موجود ہو۔

الف کا ابتدائی اضافہ

(stable) سے اِصطبل (astabl)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

(stamp)	سے	(اسٹام)	(iṣṭam
(strawberry)	سے	(اسٹابری)	(esṭawberry
(sponge)	سے	اسفنج)	(isfanj
(stationary)	سے	(اسٹیشنری)	(isṭationary
(station)	سے	(اسٹیشن)	(isṭation
(staff)	سے	(اسٹاف)	(isṭaff
(stall)	سے	(اسٹال)	(isṭall
(spirit)	سے	(اسپرٹ)	(ispiriṭ
(style)	سے	(اسٹائیل)	(isṭyle
(skip)	سے	(اسکپ)	(iskip
(squadron)	سے	(اسکواڈرن)	(isquaḍron
(stretcher)	سے	(اسٹریچر)	(isṭreicher
(snooker)	سے	(اسنوکر)	(isnooker
(stadium)	سے	(اسٹیڈیم)	(isṭaḍium
(snap shot)	سے	(اسناپ شاٹ)	(isnap shoṭ
(studio)	سے	(اسٹوڈیو)	(isṭudio
(sterling)	سے	(اسٹرلنگ)	(isṭerling

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

(۶) اندراج (Epenthesis)

بعض الفاظ میں کسی حرف یا آواز کے اضافے سے ان کے تلفظ میں سہولت پیدا کی جاتی ہے۔ یہ صوتی تبدیلی اندراج (Epenthesis) کہلاتی ہے۔ یورپی لفظوں کی اردو میں اس طرح کی تبدیلی ذیل کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

(ل) (baptism) سے بپتسما[1] (baptismā)

(ے) (trump) سے ترم (turam)

(او) (camp) سے کمپو[2] (Kampo)

(م) (tobacco) سے تمباکو (tambako)

(س) (tomato) سے ٹماٹر (tamatar)

(۷) تقلیب (Metathesis)

جب کسی لفظ یا لفظ کے کسی رکن کے حروف میں معکوس تبدیلی پیدا ہوتی ہے تو اسے تقلیب (Metathesis) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اردو میں آئے ہوئے یورپی لفظوں میں سے ذیل

---

[1] ن ۱۲ھ ۲ ف ۳-۵۶۰

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کے لفظوں میں اس طرح کی تبدیلی ہوگئی ہے۔

(ن ی ل) (flannel) سے فلالین (flalen)

(ن ر ل) (general) سے جرنل (gernal)

اس سے پہلے ایسے الفاظ کا جائزہ لیا گیا تھا جو اکثر اوقات آوازیں کھو کر اردو میں داخل ہوئے ہیں۔ اب ایسے لفظوں پر روشنی ڈالی جائیگی جن کے حروف صحیح یا حروف علت میں ہماری زبان میں داخل ہونے کے بعد تبدیلی ہوگئی ہے۔ پہلے ان الفاظ کا جائزہ لیا جائے گا جن میں حروف صحیح کی تبدیلی ہوئی ہے۔

(الف) حروف صحیح کی تبدیلیاں

(س) (c) کی تبدیلی "ق" (q) میں

(۱) ابتدائی (ک) (c) ے[1] ق (q)

(counsel) ے قونسل (qounsel)

(carabine) ے قرابین (qarabinc)

(colic) ے قولنج (qolic)

[1] علامت (ے) "ملفوظ" ہوتا ہے یا "بدلتا" ہے کے مفہوم میں مستعمل ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

(canvas) سے قرمچ (qermech)

(۲) ابتدائی (ڈ) (ḍ) کی تبدیلی د (d) میں

(drawer) سے دراز (draz)

(dress) سے دریس (dres)

(drill) سے دلیل (dalael)

(ا) درمیانی (godown) سے گڈام (goddām)

گودام (goodām)

(ب) آخری (guard) سے گارد (garad)

(۳) آخری (ڈ) (ḍ) کی تبدیلی ٹ (ṭ) میں

(parade) سے پریٹ (paraṭe)

(lord) سے لاٹ (lāṭ)

(۴) (ل) (l) کی تبدیلی ر (r) میں

(ا) درمیانی (colonel) سے کرنل (karnel)

(ب) آخری (funnel) سے فنر (funner)

اس کے برعکس بعض وقت انگریزی (ر) "r" کی آواز اردو

www.urduchannel.in

کے ل میں بدل گئی ہے جیسے کوارٹر (quarter) سے کوتل ہیں۔

(۵) (ن) (n) کی تبدیلی ل (l) میں

(ا) ابتدائی (number) سے لمبر (lumber)

(ب) درمیانی (lantern) سے لالٹین (lalṭeen)

(۶) (ش) (sh) کی تبدیلی س (s) میں

(ا) ابتدائی (sheeting) سے ساٹن (sāṭan)

(ب) آخری (english) سے انگلس (englis)

بعض صورتوں میں س بھی ش میں بدل جاتی ہے جیسے

انگریزی لفظ فری میسن (freem ason) سے اردو میں

فرامیشن (feramishan)

(۷) (ک) (c) یا (k) کی تبدیلی گ (g) میں

(الف) درمیانی (recruit) سے رنگروٹ (rangrōt)

(ب) آخری (cork) سے کاگ (kog)

196805

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

(۸) (الف) ابتدائی (t) (ٹ) کی تبدیلی (ت) (t) میں

(torpedo) سے تارپیڈو (tarpedo)

(tarcoal) سے تارکول (tarcoal)

(tumbler) سے تام لوٹ (tamlōt)

(towel) سے توال (towāl)

(trail) سے تریل (trail)

(troop) سے ترپ (trop)

(trump) سے ترم (trom)

(ب) درمیانی (t) (ٹ) کی تبدیلی (ت) (t) میں

(kettle) سے کیتلی (kaetli)

(lantern) سے لنتر (lanter)

(litmus) سے لتمس (litmus)

(secretary) سے سکتتر (sekattar)

(stable) سے اصطبل (astable)

(turbine) سے تربان (turban)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

(cartridge) سے کارتوس (cartōs)

(artichoke) سے ہاتھی چک (hathichuk)

(battery) سے باتری (batery)

(baptism) سے بپتسما (baptismā)

(coaltar) سے کولتار (coaltar)

(plaster) سے پلستر (plastar)

(sentry) سے سنتری (santry)

(canister) سے کنستر (kanaster)

(captain) سے کپتان (kaptān)

(centimeter) سنتی میتر (centimeter)

(ج) آخری (ṭ) (ٹ) کی تبدیلی (ت) (t) میں

(court) سے کوت (kot)

(senate) سے سنات[1] (sanat)

(۹) (و) (v) کی تبدیلی (ب) (b) میں

(الف) ابتدائی

(velveteen) سے بلبل ٹین (bulbulteen)

---

[1] یہ لفظ فارسی سے بھی آیا ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

(volunteer) سے بلم ٹیر (bullumteer)

(veranda) سے برانڈا (baranda)

(ب) درمیانی

(rivet) سے ربٹ (ribet)

مذکورہ بالا حروف صحیح کی تبدیلیوں کے علاوہ د (d)
بدلتا ہے ت (t) میں جیسے (salad) سے سلات
(salat) ۔ چ (ch) بدلتا ہے ج (j) میں
جیسے (breeches) سے برجس ۔ چ (ch) بدلتا ہے
ش (ch) میں جیسے (her) سے واشر ۔ ز (z) بدلتا ہے
چ (ch) میں جیسے (gauze) سے گاچ ۔ گ (g) بدلتا ہے
ک (K) میں جیسے (logarithm) سے لوکاتم ۔ ب (b) بدلتا ہے
گ (g) جیسے (bulldog) سے بلڈانگ ۔ ک (k) بدلتا ہے
ق (q) میں جیسے (quarantin) سے قرنطین ۔ س (s) بدلتا ہے
ج (g) میں جیسے (linse) سے لنجی ۔ ف (f) بدلتا ہے۔

---

(۱) بگڑے ہوئے الفاظ کے ساتھ ساتھ مترادف اور غیر بگڑے ہوئے الفاظ بھی رائج ہیں جیسے
کالس اور کارنس سلاد اور سلات ۔ بلم ٹیر اور والنٹیر ۔ سینٹ اور سنات وغیرہ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

پ (P) میں جیسے (tiffin) سے ٹِپن ۔ (T) بدلتا ہے

پ (P) میں جیسے (parol) سے پلول ۔ (r) بدلتا ہے

ڑ (r) میں جیسے (butcher) سے بوچڑ ۔ ( )

(ب) حروف علت کی تبدیلیاں

یورپی زبانوں کے حروف علت اور خاص طور پر (a) کے تلفظ میں زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ حرف علت (a) انگریزی زبان میں کئی طرح سے بولا جاتا ہے۔ اس کی آواز کبھی " ae " کی ہو جاتی ہے جیسے (cat) میں ۔ کبھی " ā " کی ہو جاتی ہے جیسے (father) میں ۔ کبھی " ə " کی ہو جاتی ہے جیسے (subpoena) میں ۔ کبھی " i " کی ہو جاتی ہے جیسے (senate) میں اور کبھی " o " کی ہو جاتی ہے جیسے (squadron) میں ۔ اردو میں یہ آواز صرف دو طرح سے ادا کی جاتی ہے ۔ ایک تو مختصر جیسے اجنٹ اور کیپٹن میں اور دوسری طویل جیسے آفس اور واگن میں ۔ انگریزی (a) کی اردو الف (الف مقصورہ) اور آ (الف ممدودہ) میں صوتی تبدیلی سے کئی انگریزی الفاظ نئے روپ اختیار کر لیتے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہیں۔ ان کی صورتیں حسب ذیل ہو سکتی ہیں۔

(۱) a (ae) کی تبدیلی (الف) مقصورہ میں

انگریزی لفظ		اردو لفظ
(agent)	سے	(اجنٹ)
(agency)	سے	(اجنٹی)
(adjutant)	سے	(اجیٹن)

(ب) درمیانی

(baptism)	سے	(بپتسما)
(bomboo)	سے	(بمبا)
(salad)	سے	(سلات)
(captain)	سے	(کپتان)
(cantonment)	سے	(کنٹونمنٹ)
(canister)	سے	(کنستر)
(naphtha)	سے	(نفتھہ)

(۲) a (ae) کی تبدیلی آ میں

(الف) ابتدائی (alfonso) سے (آفوس)

www.urduchannel.in

(ب) درمیانی

(stamp)	سے	(اسٹام)
(battery)	سے	(باتری ـ بیٹری)
(barrack)	سے	(بارک)
(plastic)	سے	(پلاسٹک)
(Jam)	سے	(جام)
(dram)	سے	(ڈرام)
(snap)	سے	(اسناپ)
(flannel)	سے	(فلالین)
(cabinet)	سے	(کابینہ)
(lantern)	سے	(لالٹین)
(ration)	سے	(راشن)
(waggon)	سے	(واگن)

(۳) a (a) کی تبدیلی آ میں

(hospital)	سے	(اسپتال)
(penalty)	سے	(پنالٹی)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

(۴) a (ə) کی تبدیلی آ میں

(الف) درمیانی

(logarithm) سے (لوکارتھم)

(ب) آخری

(salad) سے (سلات)

(subpoena) سے (سفینہ)

(۵) a (ɔ) کی تبدیلی آ میں

(الف) ابتدائی

(watcher) سے (واچر)

(ب) درمیانی

(squadron) سے (اسکواڈرن)

(۶) a (i) کی تبدیلی آ میں

(senate) سے (سنات)

مذکورہ بالا تبدیلیوں کے علاوہ دو ملے ہوئے حروف

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

علت (diphthong) کی تبدیلیوں کی مثالیں بھی ملتی ہیں۔

فٹن (phaeton)۔ ae (ei) بنے الف۔ ترپال (tarpaulin)۔ a (a:) بنے الف۔ کپتان (captain)۔ ai (i) بنے آ بنے واسکوٹ (waistcoat)۔ ai (ei) بنے آ

(ا) o (ɔ:) کی تبدیلی الف میں

a کی طرح انگریزی "o" کی آواز بھی کئی طرح سے بدلتی ہے۔ کبھی یہ "ɔ:" کی آواز دیتا ہے جیسے (saw) میں۔ کبھی "o" کی آواز دیتا ہے جیسے "hot" میں اور کبھی "ou" کی آواز دیتا ہے جیسے "go" میں۔ حرف علت "o" کی آواز اردو میں کئی طرح سے پائی جاتی ہے۔ (ا) الف مقصورہ کی آواز جیسے اردلی (orderly)۔ بکس (box)۔ بم (bomb) میں۔ (۲) الف ممدودہ کی آواز جیسے آرڈر (order) چاپ (chop) اور بابن (bobbin) میں (۳) و کی آواز جیسے ہیرو اور کنٹونمنٹ میں۔ اس حرف علت

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کی ان صوتی تبدیلیوں کی وجہ سے حسب ذیل یورپی الفاظ اردو میں اپنا روپ بدل چکے ہیں۔

(الف) ابتدائی

(orderly) سے (اردلی)

(ب) درمیانی

(hospital) سے (اسپتال)

(report) سے (رپٹ)

(o) سے الف (اے) جیسے رپٹ

(۲) o (o:) کی تبدیلی آ میں

(الف) ابتدائی

(torpedo) سے (تارپیڈو)

(lord) سے (لاٹ)

(ب) درمیانی

(record) سے (ریکارڈ)

(۳) o (o) کی تبدیلی آ میں

(الف) ابتدائی (order) سے (آرڈر)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

(ب) درمیانی

(bobbin) سے (بابن)

(chop) سے (چاپ)

(Rogers) سے (راجس)

(stock) سے (اسٹاک)

(hostel) سے (ہاسٹل)

(۴) o (o) کی تبدیلی الف میں

(الف) ابتدائی (officer) سے (افسر)

(ب) درمیانی (bomb) سے (بم)

(box) سے (بکس)

(۵) ابتدائی o (o) کی تبدیلی الف میں

(الف) (tomato) سے (ٹماٹا)

(ب) o (ou) کی تبدیلی (ے) میں

درمیانی (artichoke) سے (ہاتھی چک)

(ج) o (ou) کی تبدیلی آ میں

آخری (merino) سے (مرینا)

(tomato) سے (ٹماٹا)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

حرف علت "o" کی مذکورہ بالا تبدیلیوں کے علاوہ ـ

(الف) قولنج (colic)- o (ɔ) سے و۔ (ب)

کنٹونمنٹ (cantonment)- (u:) سے و ۔ (ج)

رپوٹ (report)- o (ɔ:) سے وٍ۔ (د) بمبا

(bamboo)- o (u:) سے آ۔ (ڈ) واگن (waggon)

o (ə) سے الف۔

(الف) درمیانی u (ə:) کی تبدیلی (ے) میں

(turbine) سے (تربان)

(ب) درمیانی u (ə:) کی تبدیلی (ـِ) میں

(turpentine) سے (تربین تیل)

(ج) درمیانی u (u) کی تبدیلی (ـِ) میں

(adjutant) سے (اجیٹن)

(د) درمیانی u (u) کی تبدیلی (و) میں

(butcher) سے (بوچڑ)

(ڈ) درمیانی u (u:) کی تبدیلی (ـَ) میں

(bugle) سے (بگل)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

(ə) (e) کی تبدیلی (ے) میں

(slipper) ے (سلیپر)
(counsel) ے (قونسل)

درمیانی i کی تبدیلی الف یا آ میں

(canister) i (i) ے الف کنستر
(turbine) i (i:) ے آ تربان
i (ai) ے آ تربان

حروف علت کی مذکورہ بالا تبدیلیوں کے علاوہ حسب ذیل صوتی تبدیلیاں بھی قابل ذکر ہیں۔

فرامشن (freem ason) e -(i:) ے آ —
واسکوٹ (waistcoat) ai -(ei) ے آ —
بسکوٹ (biscuit) ui -(i) ے و —

(ر) کی صوت کا اسقاط

صوتیات میں ر (r) کو نیم حرف علت تسلیم کیا جاتا ہے۔ انگریزی الفاظ میں بسا اوقات درمیانی ر کی آواز جبکہ اس کے آگے کوئی حرف علت ہو صاف طور پر بولی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

نہیں جاتی۔ ان الفاظ کے تلفظ کے وقت زبان "ر" پر سے گزر جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کی آواز واضح طور پر سنائی نہیں دیتی۔ یہی وجہ ہے کہ انگریزی معیاری تلفظ میں "ر" کی آواز بہت سے الفاظ میں محذوف ہے۔ انگریزی میں بات چیت کرتے وقت حسب ذیل انگریزی الفاظ میں "ر" کی آواز سنائی نہیں دیتی حالانکہ بحیثیت ایک حرف کے یہ ہر لفظ میں موجود ہے۔

انگریزی	اردو	انگریزی	اردو
(order)	(آڈر)	(quarter)	(کوٹر)
(report)	(رپوٹ)	(court)	(کوت)
(lantern)	(لالٹین)	(cornice)	(کانس)
(lord)	(لاٹ)		

مذکورہ بالا دخیل الفاظ کے صوتی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی کی طرح اردو میں بھی "ر" کی آواز گر گئی ہے[1]۔ اور "ر" کی آواز گرنے سے یہ الفاظ اپنا روپ کسی قدر بدل کر اردو میں مستعمل ہیں۔ "ر" کے محذوف ہونے کے پس منظر میں

---

[1] خاص کر درمیانی "ر" کی آواز۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تاریخی اور طوطی عنصر کارفرما ہے۔ قدیم زمانہ میں اہل ہند راست انگریزوں کی زبان سے الفاظ سن کر انھیں بولتے تھے یا بولنے کی کوشش کرتے تھے۔ چونکہ اوپر دئے ہوئے یورپی الفاظ میں ر کی آواز ساقط ہے اس لئے اردو بول چال میں بھی ان الفاظ کی "ر" گر گئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ الفاظ تحریر میں بھی آتے ہیں لیکن بات چیت میں زیادہ مستعمل ہیں۔ لکھتے وقت ہم عام طور پر آڈر کی بجائے آرڈر۔ رپوٹ کی بجائے رپورٹ۔ لالٹین کے علاوہ لنٹر۔ لاٹ کی بجائے لارڈ۔ کوٹر کی بجائے کوارٹر (جیسے ہیڈ کوارٹر میں) کوت کی بجائے کورٹ اور کانس کی بجائے کارنس استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح ر کی آواز جو پہلے انگریزوں کی زبان سے صحیح انگریزی تلفظ سن کر ہماری زبان سے غائب ہو گئی تھی پھر سے آ گئی۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ بعد میں انگریزی پڑھے لکھے لوگوں نے خود انگریزی لفظ میں ر (r) کو موجود پاکر تحریر میں حزم و احتیاط سے یہ آواز محفوظ کر دی۔

یہی حال انگریزی لفظ (waistcoat) کی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

نہیں جاتی۔ ان الفاظ کے تلفظ کے وقت زبان "ر" پر سے گزر جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کی آواز واضح طور پر سنائی نہیں دیتی۔ یہی وجہ ہے کہ انگریزی معیاری تلفظ میں "ر" کی آواز بہت سے الفاظ میں محذوف ہے۔ انگریزی میں بات چیت کرتے وقت حسب ذیل انگریزی الفاظ میں "ر" کی آواز سنائی نہیں دیتی حالانکہ بحیثیت ایک حرف کے یہ ہر لفظ میں موجود ہے۔

انگریزی	اردو	انگریزی	اردو
order	آڈر	quarter	کوٹر
report	رپوٹ	court	کوت
lantern	لالٹین	cornice	کانس
lord	لاٹ		

مذکورہ بالا دخیل الفاظ کے صوتی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی کی طرح اردو میں بھی "ر"[1] کی آواز گر گئی ہے اور "ر" کی آواز گرنے سے یہ الفاظ اپنا روپ کسی قدر بدل کر اردو میں مستعمل ہیں۔ "ر" کے محذوف ہونے کے پس منظر میں

---

[1] خاص کر درمیانی "ر" کی آواز۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تاریخی اور طوطی عنصر کارفرما ہے۔ قدیم زمانہ میں اہل ہند راست انگریزوں کی زبان سے الفاظ سن کر انھیں بولتے تھے یا بولنے کی کوشش کرتے تھے۔ چونکہ اوپر دئے ہوئے یورپی الفاظ میں ر کی آواز ساقط ہے اس لئے اردو بول چال میں بھی ان الفاظ کی "ر" گرگئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ الفاظ تحریر میں بھی آتے ہیں لیکن بات چیت میں زیادہ مستعمل ہیں۔ لکھتے وقت ہم عام طور پر آڈر کی بجائے آرڈر۔ رپوٹ کی بجائے رپورٹ۔ لالٹین کے علاوہ لنٹر۔ لاٹ کی بجائے لارڈ۔ کوٹر کی بجائے کوارٹر (جیسے ہیڈ کوارٹر میں) کوٹ کی بجائے کورٹ اور کانس کی بجائے کارنس استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح ر کی آواز جو پہلے انگریزوں کی زبان سے صحیح انگریزی تلفظ سن کر ہماری زبان سے غائب ہوگئی تھی پھر سے آگئی۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ بعد میں انگریزی پڑھے لکھے لوگوں نے خود انگریزی لفظ میں ر (r) کو موجود پاکر تحریر میں حزم و احتیاط سے یہ آواز محفوظ کردی۔

یہی حال انگریزی لفظ (waistcoat) کی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ٹ کا ہوا۔ معیاری انگریزی تلفظ میں t کی آواز غائب ہے۔ اس لئے اردو تحریر اور تقریر دونوں میں یہ لفظ بغیر ٹ کے "واسکوٹ" کے روپ میں پایا جاتا ہے۔ اردو کا واسکوٹ انگریزی لفظ سے دراصل بگڑ کر نہیں بنا ہے بلکہ صوتی اعتبار سے اردو میں انگریزی لفظ کے صحیح تلفظ کا مظہر ہے۔ بعض دوسرے دخیل الفاظ مثلاً بم (bomb) اور لیمپ میں بھی یہی اصول کام کر رہا ہے۔ انگریزی لفظ (bomb) کے صحیح تلفظ میں آخری ب گر جاتی ہے اور حرف علت o "ɔ" کی آواز دیتا ہے۔ اس طرح اس لفظ کا صحیح انگریزی تلفظ بمب کے مقابلہ میں "بم" سے قریب تر ہے۔ اور چونکہ انگریزی لفظ میں (بوقت تحریر) آخر میں ب موجود ہے اس لئے اردو میں "بمب" بھی رائج ہو گیا ہے۔ انگریزی لفظ (lamp) کو اردو میں لامپ یا لمپ ہونا چاہئے تھا کیونکہ انگریزی "a" کی آواز اردو میں عام طور پر الف مقصورہ یا آ ممدودہ میں بدلتی ہے۔ چنانچہ اکبرالہ آبادی نے "لمپ" حسب ذیل شعر میں استعمال کیا ہے۔

نور کی موجیں لمپ سے جاری ٭ تیزی تھی ہر جمپ سے جاری

---

(۱) جیسے (hot) ۔۔۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

لیکن چونکہ اس کا معیاری تلفظ (laemp) [1] ہے اس لئے اردو میں لیمپ رائج ہوگیا۔ اس طرح سنے سنائے ہوئے اور لکھنے پڑھنے میں آنے والے بدیسی لفظوں کے استعمال سے ہماری لفظیات میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں یورپی الفاظ کے صوتی مطالعہ اور ان کے تلفظ کی تحقیق سے اردو میں دخیل الفاظ کی ماہیت، ساخت اور نوعیت کا بھی پتہ چلتا ہے اور ساتھ ہی ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کن صوتی تبدیلیوں کے تحت بدیسی الفاظ ہماری زبان میں داخل ہوئے ہیں۔

---

[1] (ae) جیسے (cat) میں۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

یورپی الفاظ کی معنیات

ہر لفظ معنی دار ہوتا ہے۔ بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جو بذات خود کوئی معنی نہیں رکھتے لیکن دوسرے الفاظ کے ساتھ ملکر جملہ کا مفہوم متعین کر دیتے ہیں۔ یعنی معنی اور مطلب کا اظہار الفاظ کی اہم ترین خصوصیت ہے۔ بعض الفاظ امتداد زمانہ، نئے ماحول یا سیاسی، معاشی، سماجی، مذہبی، اخلاقی اور ذہنی تغیرات کے باعث نئے معنی پیدا کر لیتے ہیں۔ اور نئے مطالب پیدا کرنے کی وجہ سے مفقود ہونے سے بچ جاتے ہیں۔ ان میں سے چند الفاظ علوم اور فنون کی ترقی کے باعث ایسے نئے نئے خیالات کے اظہار کا ذریعہ بن جاتے ہیں کہ جس کا اگلے زمانہ میں سان و گمان تک نہ تھا۔ جب کسی زندہ زبان کے متداول الفاظ جدید تصورات کی ترجمانی سے قاصر رہتے ہیں تو اجرائی کار کیلئے پرانے الفاظ گھڑ لئے جاتے ہیں۔ بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ الفاظ جو کسی زمانہ میں کئی معنوں میں مستعمل

www.urduchannel.in

تھے وہ بعد میں اپنے قدیم معنوں کو یکے بعد دیگرے ترک کرتے جاتے ہیں۔ اور بالآخر صرف ایک ہی معنی کی حد تک محدود ہو جاتے ہیں۔ الفاظ کے معنی اور مطالب میں اضافے یا کمی کا یہ سلسلہ غیر محدود ہے۔ بعض الفاظ کے معنوں میں اضافے کے بعد کمی اور کمی کے بعد اضافے کا عمل بھی ہوتا رہتا ہے۔ الفاظ کے معنوں اور مطالب میں جو کمی اور بیشی اور متعدد قسم کی تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ لسانیات کا ایک خاص شعبہ ہے۔ اسے علم معنیات (Semantics) سے موسوم کیا جاتا ہے اور یہ علم لسانیات کی جدید ترین شاخ ہے۔

ہر زبان کے ابتدائی دور میں چونکہ الفاظ کا ذخیرہ محدود تھا اس لئے ہر لفظ کا مفہوم بھی متعین تھا۔ مثلاً ایک زمانہ میں اسٹیٹ (state)۔ پوزیشن (position)۔ آرٹیکل (article)۔ اکونٹ (account) گورنمنٹ (government) وغیرہ کے معنی متعین تھے۔ لیکن بعد میں ان الفاظ کے معنوں میں اتنی موشگافیاں ہوئیں کہ اب ان میں مفہوم کی قدیم قطعیت باقی نہیں رہی۔ اردو میں ان دخیل الفاظ کے مطلب کو متعین کرنے کے لئے انھیں دوسرے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

الفاظ کے ساتھ استعمال کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ جیسے اخبار کا آرٹیکل، بنک کا اکونٹ، سالار جنگ اسٹیٹ، گورنمنٹ کی نازک سیاسی پوزیشن وغیرہ۔

بعض دخیل الفاظ ایسے بھی ہیں جنھیں کئی طرح سے اور کئی معنوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے مثلاً گورنمنٹ (government) بائے (boy) ۔ بار (bar) وغیرہ۔ گورنمنٹ کا لفظ عام ہے۔ لیکن ایک شخص انفرادی حیثیت سے اس لفظ کا جو مفہوم سمجھتا ہے وہ دوسرے کے مفہوم سے جدا ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص اسے بدیسی حکومت کے مفہوم میں استعمال کرتا ہے جیسے برٹش گورنمنٹ اور دوسرا مزاحیہ طور پر اپنی بیوی کے لئے جیسے "ہوم گورنمنٹ" یعنی! سیاسیات کی زبان میں اس لفظ کے کئی مطالب ہو سکتے ہیں جیسا کہ حسب ذیل استعمال سے ظاہر ہے۔ لوکل سلف گورنمنٹ (انتظام)، گورنمنٹ پارٹی، گورنمنٹ پالیسی، گورنمنٹ (حکومت) اسکیم وغیرہ۔ لفظ بار (bar) شرابی کے تصور میں شراب، ساقی اور میخانے کا نقشہ کھینچ دیتا ہے۔ وکیل یا جج کے ذہن میں اس لفظ سے شراب خانہ کا نہیں بلکہ ملزم کے کٹھرے کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ یہی حال لفظ بائے (boy)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کا ہے۔ بائے کے مرکبات مثلاً اسکول بائے یا بائے اسکوٹ، لائین بائے، ہوٹل کا بائے وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ مختلف طرح سے استعمال میں آتا ہے۔ بعض الفاظ مثلاً سوسائٹی (society) رومانس (romance)۔ سائینس (science)۔ آرٹس (arts)۔ پکچر (picture)۔ سینما (cinema) کمیونزم (communism)۔ سوشلزم (socialism)۔ نازیت (Nazim)۔ فسطائیت (Fascism) وغیرہ کے معنی، مطالب اور ان کے مفہوم کے تاریخی ارتقاء پر کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ دو سادہ الفاظ، شیطان اور خدا کے معنی اور مطالب پر بدی اور نیکی کی بنیادوں پر ابتدائے آفرینش سے اب تک ہر قوم اور مذہب و ملت نے ہر زمانہ میں دل کھول کر طبع آزمائی کی ہے اور یہ سلسلہ رہتی دنیا تک جاری رہے گا۔ اس لئے علم معنیات کی دنیا بے حد وسیع اور بسیط ہے۔

جب الفاظ ایک زبان سے دوسری زبان میں داخل ہوتے ہیں تو ان کے تلفظ اور لہجہ کے علاوہ ان کے معنی میں بھی تبدیلی ہوتی ہے۔ انگریزوں کے تقریباً دو سو سالہ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

دورِ حکومت اور ہندوستان کے طول و عرض میں انگریزی زبان ذریعۂ تعلیم قرار پانے کے باعث یورپی زبانوں سے جو ہزاروں الفاظ اردو میں داخل ہوئے ہیں ان کے معنی میں بہت کم تبدیلی ہوئی ہے۔ لیکن انگریزوں اور ہندوستانیوں کے مزاج، رنگ و نسل و ملت کے اختلافات اور آب و ہوا اور ماحول کے فرق کی وجہ سے بعض دخیل الفاظ کے معنوں اور مطالب میں تبدیلیاں ناگزیر تھیں۔ ان تبدیلیوں کے متعلق قانون یا قاعدے وضع کرنا مشکل ہے کیونکہ معنیاتی تبدیلیوں کے موقع پر انسان کی نفسیات عمل پیرا ہوتی ہے۔ چونکہ ایک شخص کی نفسیاتی کیفیات دوسرے شخص کی نفسیاتی کیفیات سے مختلف ہو سکتی ہیں اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایک لفظ کے معنی میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں دوسرے ہم وضع یا ہم شکل یا مترادف لفظ کے معنی میں بھی اسی قسم کی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوں گی۔ اس لئے قطعیت کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ الفاظ کے معنوں میں جس طرح کی تبدیلیاں ماضی اور حال میں ہوئی ہیں یا جس سمت میں ہوئی ہیں اسی سمت میں اسی طرح کی تبدیلیاں ان الفاظ میں (یا دوسرے

www.urduchannel.in

الفاظ میں مستقبل میں بھی ہوں گی۔ البتہ ان تبدیلیوں کے وقوع پذیر ہونے کے بعد ان کی تشریح اور تعبیر کی جا سکتی ہے۔ ان تبدیلیوں کا سائنٹفک طریقہ پر جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ اور اثر انداز ہونے والے عوامل اور عوارض کی تحقیقات بھی کی جا سکتی ہے۔

اردو میں دخیل الفاظ کے معنیاتی مطالعہ کے بعد چند نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ ان کی بنا پر دخیل الفاظ کی معنیات میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں انھیں تین گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (۱) ایسے دخیل الفاظ جن کے معنوں میں عمومیت (generalisation of meaning) پیدا ہو گئی ہے۔ (۲) ایسے دخیل الفاظ جن کے معنوں میں تخصیص (specialization of meaning) پیدا ہو گئی ہے۔ (۳) ایسے دخیل الفاظ جن کے معنوں میں منتقلی (transference of meaning) عمل میں آئی ہے ذیل میں ان تینوں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۱) معنوی عمومیت

جب کسی لفظ کے معنوں میں اضافہ ہوتا ہے یا وسعت پیدا ہو جاتی ہے یا ایک معنی سے کئی معنی نکلتے ہیں تو اسے "معنوی عمومیت" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ معنی کی یہ تبدیلیاں عام طور پر

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ایسے الفاظ میں مشاہدہ میں آتی ہیں جو اسمائے خاص سے بنتے ہیں مثلاً سانڈوچ (sandwich) اس لفظ کا مفہوم انگریزی میں اور انگریزی سے اردو میں اسی نام کے اٹھارویں صدی عیسوی کے اول (ارل آف سانڈوچ) سے آیا ہے جس نے چوبیس گھنٹے جوا کھیلنے میں گزار دیئے اور نہایت ہلکی پھلکی غذا پر اکتفا کیا۔ بائیکاٹ (boycott) اسی نام کے انگریز کپتان کے نام پر بنا ہے جس کا آئرلینڈ والوں نے مقاطعہ کیا تھا۔ اٹلس (atlas) نقشہ کے معنی ہیں اس لئے استعمال ہوتا ہے کہ یہ یونانی صنمیات کے ایک دیوتا کا نام ہے جسے قدیم نقشوں میں دنیا کو سہارا دیتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ اٹلس دیوتا کے دنیا کو سر پر اٹھائے رکھنے کے باعث دنیا کے نقشہ کا نام ہی اٹلس پڑ گیا۔ شہر کیمبرے (Cambray) سے کمرک (باریک اور سفید سوتی کپڑا) ۔ اٹلی کے شہر فلارنس سے فلارن (سکہ) اور فلارنس کے شمال مغرب میں ایک علاقہ پستوئیہ (pistoia) کے نام پر پستول بنا ہے۔ کالی کٹ جو ہندوستان کے جنوب میں ساحل مالا بار پر واقع ہے اس سے کالیکو (calico) بنا ہے۔ اور کالیکو ایک خاص قسم کے کپڑے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کے نام سے مشہور ہے۔ اسی طرح "جاپان" ایک قسم کی پالش کے لئے، جرسی (فرانس کا علاقہ) تنگ اونی بنیان کے لئے اور "باٹا" (چیکوسلاواکیہ کے جوتے کے کارخانہ کے مالک کا نام) بوٹ کے لئے رائج ہوگیا ہے۔ یہ ملک سے شئے کی طرف رجوع ہونے کی مثالیں ہیں اور ان میں تصورات کی سنگت (association of ideas) کا اصول کام کر رہا ہے۔ جب کسی شخص کا خیال ذہن میں آتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس سے وابستہ یا مخصوص چیزوں کا بھی خیال آتا ہے۔ اس طرح وہ اسم خاص اسم عام میں بدل جاتا ہے جس سے زبان کی معنوی دنیا میں بڑی وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسم خاص سے اسم عام کی طرف رجوع ہونے کی مثالوں میں سوڈے کے لئے اسپنسر (Spencer) گاڑی کے لئے (جیسے بمبئی میں رائج ہے) وکٹوریہ اور ایک دوسری قسم کی گاڑی کے لئے انگلستان کے ایک رئیس کے نام سے بروہم (Brougham) مروج ہیں۔ ایسے الفاظ جن کے ابتدائی معنی اور مطالب میں کافی وسعت ہوتی ہے ان میں گیس، سین اور پکچر بھی شامل ہیں۔

اردو میں دخیل الفاظ کی معنوی عمومیت کی فعلیت کا اندازہ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

حسب ذیل الفاظ کے مطالعہ سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

راجس (Rogers) ایک اچھے قسم کے چاقو کے لئے عام طور پر اردو میں مستعمل ہے۔ اردو کا راجس انگریزی راجرس (Rogers) سے بنا ہے جو برطانیہ کے لوہے کے ایک کارخانہ دار کا نام ہے۔[1]

اردلی (orderly) انگریزی میں فوج کے اعلیٰ عہدہ داروں کے احکامات پہنچانے والے سپاہی کے لئے مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں یہ اس چپراسی کے لئے بھی استعمال میں آتا ہے جو حکام کے اجلاس پر حکم پہنچانے یا وہاں سے حکم لے جانے کے لئے متعین ہو علاوہ یہ سواری یا جلوس کے ساتھ جانے والے سپاہی کے لئے بھی رائج ہے۔ اس لفظ کے ان معنوں میں مزید توسیع ہوئی ہے۔ یہ جلوس کا ساتھ دینے والے سپاہی کے علاوہ "مصاحبت یا معیت" کے لئے بھی بطور صفت کے مستعمل ہے جیسے سحر کے حسب ذیل شعر میں۔

اڑتا ہے عاشقوں کا تری اردلی میں رنگ، ہوئی کا جیسے کھیلتے ہیں ہر گلی میں رنگ

اس لفظ کا مرکب اردلی بازار (اس بازار کے لئے مستعمل ہے جو شاہان دہلی کے ساتھ سفر میں رہتا تھا تاکہ سپاہیوں کو سودا سلف خریدنے میں دقت نہ ہو) اور اس سے بنا ہوا محاورہ

---

[1] ج ۳۔ ۱۶۷ ھ ن ۲۶۴۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اردلی اتارنا (کئی مردوں کا ایک ہی عورت کے ساتھ ہم صحبت ہونا) بھی مستعمل ہیں[1]۔ یہ ظاہر ہے کہ اردلی کے ان معنوں کا انگریزی آرڈرلی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لفظ انگلسیا انگلش (english) سے مشتق ہے اور اردو میں پنشن خوار سپاہی کے لئے مستعمل ہے[2]۔ تام لوٹ یا تام لیٹ (tumbler) انگریزی میں چپٹے پیندے کے گلاس کے لئے استعمال میں آتا ہے۔ اردو میں یہ بغیر ٹونٹی کے لوٹے کیلئے بھی رائج ہے[3]۔ اس لفظ نے اتنی عمومیت حاصل کر لی ہے کہ ٹین کے کسی برتن، ٹین کے ڈونگے یا آبخورہ کے لئے بھی یہ لفظ مستعمل ہے[4]۔

فائر (fire) انگریزی میں کئی معنوں میں رائج ہے۔ اردو میں یہ لفظ حملہ کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے اکبر الہ آبادی کے اس شعر میں۔

قوم پر ممبری کا فیر ہوا ✽ کل جو اپنا تھا آج غیر ہوا

کنٹر (decanter) انگریزی میں شیشے کی صراحی کیلئے رائج ہے۔ اردو میں یہ لفظ شراب رکھنے کی بوتل کے علاوہ عطر رکھنے کی ایک خاص وضع کی صراحی نما شیشی کے لئے بھی رائج ہے[5]۔

---

[1] ف ا - ۱۵ [2] ف ا ج ۲-۶۰ [3] ج ۲ - ۱۸۱ [4] ف ا - ۴۲۱ [5] ج ۲ - ۱۵۱

www.urduchannel.in

(۲) معنوی تخصیص

اکثر دیکھا گیا ہے کہ الفاظ جو وسیع معنی کے حامل ہوتے ہیں بعد میں اسی معنی کے ایک حصہ یا جز کو ظاہر کرنے لگتے ہیں۔ بعض الفاظ معنوی اعتبار سے اتنے ہمہ گیر ہوتے ہیں کہ ان کے کئی مطالب ہوتے ہیں لیکن چند برسوں کے بعد ان کے معنی محدود ہو جاتے ہے۔ آخر کار وہ گھٹ گھٹا کر صرف ایک یا زیادہ سے زیادہ دو معنوں تک محدود ہو جاتے ہیں۔ معنوں کے سکڑاؤ کے اس فعل کو معنوی تخصیص سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس طرح زبان کا یہ عمل معنوی عمومیت کی ضد ہے۔ دوسری زبانوں سے کسی زبان میں الفاظ داخل ہوتے ہیں تو درآمد کی وجہ سے کئی مترادفات بن جاتے ہیں۔ جب دو الفاظ ایک ہی معنی کو ظاہر کرتے ہیں تو رفتہ رفتہ ان میں سے کسی نہ کسی کی اہمیت یا افادیت کم ہو جاتی ہے۔ ایسے الفاظ جو استعمال میں کم آتے ہیں چند برسوں کے بعد یا تو زبان سے غائب ہو جاتے ہیں یا قدیم کتابوں کی لفظیات کی زینت بن جاتے ہیں۔ لیکن بعض وقت معنوی تخصیص مترادف الفاظ کے لئے زندگی کا سامان فراہم کرتی ہے۔ یعنی ایک لفظ کسی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

عام مفہوم کے لئے مختص ہو جاتا ہے تو دوسرا مترادف لفظ کسی مخصوص معنی یا مطلب کے لئے وقف ہو جاتا ہے۔ اس طرح معنوی تخصیص کی بدولت بہت سے الفاظ زندگی دوام حاصل کرتے ہیں۔ بعض الفاظ وقت واحد میں ایک سے زیادہ معنوں، مطالب یا خیالات کو ظاہر کرتے ہیں۔ ابہام سے بچنے کی خاطر اس قسم کے الفاظ کے معنی بعد میں محدود اور متعین ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کی معنوی تخصیص ہے۔ معنوی تخصیص کی فعلیت کا اندازہ حسب ذیل دخیل الفاظ سے کیا جا سکتا ہے۔

لاطینی زبان میں لکور (liquor) سادہ پانی کے لئے مستعمل ہے۔ فرانسیسی میں یہی لفظ ایک قسم کے خوشبودار مایع کے لئے استعمال میں آتا ہے تو انگریزی میں شراب کے مفہوم میں رائج ہے[1]۔ ایک زمانے میں اسکائی اسکریپر (sky scraper) تین مختلف معنوں میں یعنی جہاز، گھوڑے اور آدمی کیلئے استعمال ہوتا تھا لیکن اب نہایت بلند اور کئی منزلہ عمارتوں کے لئے مخصوص ہو گیا ہے[2]۔ پلے (play) ابتداً حرکت کے معنی

1 Greenough & Kittridge p. 248

2 Bernard Groom p 134

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

دیتا تھا۔ چونکہ کھیل میں حرکت ہوتی ہے۔ اس لیے گیمس کے لیے یہ لفظ استعمال کیا جانے لگا۔ میکانیات کی ایک اصطلاح کے طور پر "ڈگ" کے معنی میں یہ لفظ مستعمل ہے۔ تاش کے کھیل میں (play of cards) جو لفظ "پلے" ہے وہ مخصوص معنی رکھتا ہے۔ اسٹیج پر کھیلے جانے والے ڈرامے کے لئے "پلے" کا لفظ کثرت سے استعمال میں آتا ہے۔ یہ مذکورہ بالا لفظ میں مزید معنوی تخصیص کا نتیجہ ہے۔ پنسل (pencil) ایک عام لفظ ہے۔ اس کا ماخذ لاطینی زبان ہے۔ لاطینی میں یہ لفظ مصور کے برش کے معنی میں رائج ہے۔ فرانسیسی میں بھی یہ لفظ برش کے معنی میں مروج ہے لیکن یہ انگریزی میں نشان لگانے والے سیسے کے قلم کے لئے استعمال ہونے لگا ہے۔ اس معنی میں نہ صرف انگریزی بلکہ اردو میں بھی سیس پنسل کی اصطلاح عام ہوگئی۔ لیکن حقیقت میں سیس پنسل میں نہ سیس ہے نہ پنسل بلکہ ایک قسم کی لکڑی میں گرافائیٹ کا باریک ٹکڑا رکھا ہوا ہے۔ انجن (engine)، رجسٹر (register)، پمپ (pump)، چمنی (chimney)، مس (mess)، مشین (machine) جیسے الفاظ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ ان میں سے ہر ایک لفظ میں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

معنوی تخصیص ہوگئی ہے۔ مثلاً مشین کے معنی موٹر ڈرائیور کے ہاں موٹر کے ہوں گے۔ پائلٹ کے خیال میں ہوائی جہاز کی مشنری کے ہوں گے۔ درزی کے پاس کپڑا سینے کی مشین کے ہونگے اور مطبع کے مالک کے ذہن میں چھاپنے کی مشین کے ہونگے۔ یہ سب مثالیں کسی لفظ کے عام معنی میں تخصیص کے فعل کو ظاہر کرتی ہیں۔ ان سے واضح ہے کہ نہ صرف ایک لفظ کے عام معنی میں تخصیص کا عمل ہوتا ہے بلکہ ایک خاص مفہوم سے دوسرے مخصوص مفہوم کی طرف اشیا، افعال، وظائف یا خیالات کی مشابہت یا مماثلت کی وجہ سے انسانی ذہن خود بخود رجوع ہوتا ہے۔

اردو میں دخیل الفاظ کے معنویاتی مطالعہ میں تخصیص کی مذکورہ بالا کیفیات نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ چنانچہ اسٹیشنری (stationary) انگریزی زبان میں کئی معنوں میں رائج ہے جیسے مقیم، بے حرکت، مستقل، اقامتی، غیر متغیر، یکساں اور کاغذ، قلم و دوات وغیرہ۔ لیکن اردو میں یہ لفظ صرف سامان تحریر کے لئے مختص ہے۔ الماری (almari) لاطینی زبان سے ماخوذ ہے۔ لاطینی میں یہ لفظ ایک ایسے صندوق یا دراز

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کے لئے مستعمل ہے جس میں غذا، کپڑے، روپے اور دوسرا سامان رکھا جائے۔ پرتگالی میں یہ لفظ کپڑے اور کھانے پینے کی چیزیں رکھنے کے مفہوم میں استعمال کیا جانے لگا۔ لیکن اردو میں یہ لفظ عام طور پر کپڑے یا کتابیں رکھنے کے لکڑی کے چوکھٹے کے لئے رائج ہے۔ اس لفظ میں بھی معنوی تخصیص کا عمل زبان در زبان کارفرما ہے۔ ٹینڈر (tender) انگریزی میں (۱) چھوٹی کشتی یا ہرکاری کشتی (۲) ایندھن گاڑی (۳) کوچی میں چھوٹا سا خانہ جس میں پانی بھرا ہو (۴) نرم، ملائم، نازک۔ (۵) کمزور، نا استوار (۶) شفیق، محبت آمیز (۷) بہت محتاط (۸) ٹھیکے کا تخمینہ یا ٹھیکے کا تخمینہ بنانا، دینا یا پیش کرنا وغیرہ۔ اردو میں یہ لفظ صرف آخرالذکر مفہوم میں رائج ہے (counter) انگریزی زبان میں گھوڑے کے سینہ یا چھاتا یا جہاز کا وہ حصہ جو پانی سے ابھرا ہوا ہو، گھماؤ کا ہاتھ، بوٹ کی ایڑی، مقابل، مثنی، عوض، کنکری، نقلی سکہ یا روپئے گننے کی میز یا تختہ کے لئے مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں یہ لفظ صرف روپئے گننے کے تختے کیلئے رائج ہے۔

معنوی تخصیص کے مذکورہ بالا فعل کو آفتاب کی ضوفشانی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ جس طرح روشنی کی مختلف کرنیں اپنے

www.urduchannel.in

مبدا سے نکلکر فضائے بسیط میں پھیل جاتی ہیں! اسی طرح لفظ کا بنیادی مفہوم اپنے مرکز پر قایم رہتا ہے اور مرکز سے ذیلی معنی پھوٹ کر نکل آتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک معنی دوسرے معنی سے مختلف یا کسی قدر ملا جلا بھی ہو سکتا ہے۔ کسی لفظ کے مطالعہ کے بعد درمیانی معنوی کڑیوں کو جوڑتے ہوئے مرکزی مفہوم کی طرف عود کیا جا سکتا ہے۔ یہاں یہ تشبیہ ختم ہو جاتی ہے۔ آفتاب کی کرنوں میں ذیلی کرنوں کے لئے مبداء نور بننے کی صلاحیت نہیں ہوتی مگر معنویاتی دنیا میں ہر ذیلی مفہوم دوسرے ذیلی مطالب کا مرکز بن سکتا ہے۔ معنویاتی تخصیص کے اس وسعت پذیر سلسلہ کی بدولت زبان کی معنوی دنیا میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

معنوی عمومیت اور معنوی خصوصیت کی تفریق مشکل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بعض وقت ان کے ڈانڈے ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں۔ ایک ہی لفظ میں معنی کے اضافہ اور کمی کا مشاہدہ "بیرنگ" سے ہو سکتا ہے جو انگریزی میں (۱) برتاؤ (۲) طرز عمل (۳) تعلق رشتہ (۴) پہلو (۵) سمت یا رستہ کی سیدھ (۶) مشین کے وہ حصے جو رگڑ کو برداشت کرتے ہیں۔ ۔ ۔ کے معنوں میں مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں یہ لفظ صرف آخری معنی میں مروج ہے۔ اس

(bearing)

www.urduchannel.in

لحاظ سے اردو میں اس کے معنی میں تحدید واقع ہوتی ہے۔
لیکن یہ لفظ ہماری زبان میں اس خط کے لئے بھی استعمال
کیا جاتا ہے جس پر مقررہ قیمت کا ٹکٹ نہ لگانے یا کم ٹکٹ لگانے کے
باعث مرسل یا مرسل الیہ کو جرمانہ ادا کرنا پڑے۔ اس قسم کے خط کو "بیرنگ"
سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لفظ کے یہ معنی انگریزی میں نہیں پائے
جاتے۔ اس لحاظ سے اردو میں اس لفظ کے معنی میں اضافہ
ہوا ہے۔

(۳) منتقلی معنی

جب الفاظ کے معنوں میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے تو
اسے منتقلی معنی سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بعض الفاظ اپنے
اصلی معنوں کے علاوہ ایک ذیلی معنی بھی پیدا کر لیتے ہیں۔ کسی
لفظ کا ذیلی مفہوم بعض وقت اتنی اہمیت حاصل کرتا ہے
کہ وہ اصلی مفہوم کی جگہ حاصل کر لیتا ہے[1]۔ جیسے لفظ ٹرائمف
(triumph) کی صورت میں۔ یہ لفظ لاطینی زبان میں

---

1 Elements of the science of language by Taraporewala p. 70.

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

جشنِ فتح یا فاتح سپہ سالار کے جلوس کے لئے مستعمل ہے ۔ انگریزی میں فتح مندی یا نمایاں کامیابی کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن اردو میں اس کا مفہوم بالکل بدل گیا ہے۔ بجائے کامیابی یا کامرانی یا جشنِ فتح کے یہ لفظ اردو میں ایک کارخانے کی سیکل یا موٹر سیکل کے مفہوم میں رائج ہے ۔ جیسے "ٹرائیمف موٹر سیکل"۔ انٹر (hunter) جو انگریزی ہنٹر سے بگڑ کر بنا ہے شکاری کی بجائے گھوڑے کو مارنے کے چابک کیلئے مستعمل ہے۔ لفظ گڈامی (go damn you) جو قوس میں دی ہوئی انگریزی اصطلاح سے بگڑ کر بنا ہے منتقلی معنی کی ایک دلچسپ مثال پیش کرتا ہے۔ مذکورہ بالا انگریزی اصطلاح "تم پر لعنت ہو" کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ اس اصطلاح سے جو لفظ اردو میں بنا ہے وہ بطور صفت کے لعنتی، پاجی، مردود، مشرک، کافر یا بیہودہ کے لئے استعمال میں آتا ہے۔ حکیم علامی کے حسب ذیل شعر میں اس معنی کی ایک جھلک نظر آتی ہے ۔

طبابت اپنا پیشہ، تخلص اپنا علامی (۱) کوئی کہتا ہے پاگل اور کوئی کہتا ہے گڈامی

(۱) ج ۴ – ۲۵۳ –

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

[Form No. 212] Book No..........
LIBRARY, ALLAHABAD

نیات
... اصطلاحات ... معانی ... سے

مذکورہ بالا انگریزی اصطلاح سے بالکل مختلف ہیں۔ مثلاً گنڈامی بولی انگریزوں کی بولی کے لئے مستعمل ہے۔ گنڈامی جوتا انگریزوں کے بوٹ کے لئے رائج ہے۔ اور گنڈا میرلغو، پاگل یا بیہودہ کے لئے مروج ہے جیسے حسب ذیل جملوں میں۔

"بندہ نواز یہ لکھنو کی اردو نہیں۔ اسے پرانے لوگ گنڈامیر کہتے ہیں[1]"۔

مذکورہ بالا الفاظ کے لسانیاتی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یورپی زبانوں کے الفاظ نہ صرف بغیر کسی تبدیلی کے اپنی قدیم شکل و صورت اور معنی کے ساتھ اردو میں رائج ہو گئے ہیں بلکہ ان میں اہم اور بنیادی تبدیلیاں بھی واقع ہوئی ہیں۔ یہ تبدیلیاں جیسا کہ بیان کیا گیا ہے تشکیلی، صوتی یا معنوی نوعیت کی ہیں۔

(۱) ج ۴ - ۲۵۲

Scanned by CamScanner